هٰذا شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام فرخندہ پیام رسالۂ نافعہ احسنی مسمی بہ

فیضان علی پور

المعروف بہ

انوار تیراہ شریف

جسمین جناب حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین جناب حافظ حاجی سید مولوی جماعت علیشاہ حنفی نقشبندی مجددی نوری کی خاندان تیراہی کے بزرگون کی کیفیت و تواریخی حالات مندرج ہین اور نظم و نثر عجیب و غریب شجرے مرقوم ہین جس کے پڑھنے سے ایماندار کو لذت حاصل ہوتی ہے آمین

از ترقیمات خادم الخدام فقیر محبوب احمد عرف عاجز نیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری حسب ایماء الشیخ خواجہ احسن شاہ وارثکشمیری نقشبندی مجددی امرتسر کوچہ مہاسنگہ کوچہ ڈگران متصل مسجد عیدلون مکان ۱۳۲۳

در مطبع خادم پنجاب پریس امرتسر زیور طبع پوشید

قیمت مجلد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیأً للہ چون گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند

ای نقشبند عالم نقشے مرا بہ بند
نقشم چنان بہ بند وکہ گویند نقشبند

یا شاہ نقشبند بند کشا
مشکلے دارم از برائے خدا

بعد از حمد باریتعالٰے وصلوٰۃ بر حبیب رب الاعلےٰ ناظرین اہل یقین پر لازم ہے کہ کوئی سخت مصیبت و مشکل آن پڑے تو اس شجرہ طیبہ کو بہ ترکیب مفصلہ ذیل ۲۱ یا ۴۱ یا ۱۱ دن بوقتِ تہجد پڑہے۔ باخلوص دل عجز و اضطراری سے دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہو اور مشکل آسان ہو۔
پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو بعد ازان دو رکعت تہجّدادن مین گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص ایک بار آیۃ الکرسی پڑہے۔ اور بعد ازان ۱۰۰ درود نجات ستر بار یا ہزارہ دو دو سو بار پڑہے اور استغفار ستر یا سو مرتبہ پڑہے۔ بعد ازآن یہہ شجرۂ طیبہ پڑہکر سجدہ مین تین بار یا ارحم الراحمین یا اللہ یا رحمٰن یا حیّ یا قیّوم یا نور السمٰوات والارض یا بدیع السمٰوات والارض یا الٰہ الاوّلین یا الٰہ الاٰخرین اقضی حاجتی بحقّ حبیبک عبدک رسولک محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وبحق ہٰذہ الاولیاء الکرام والعلماء العظام علیہم الرحمۃ والرضوان۔ +

یا مجدد الف ثانی کر مدد بہر خدا
نعمت دارین حق سے جلد تر مجھکو دلا

الملتمس
فقیر محبوب احمد المعروف عاجز خمیشاہ غفر اللہ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ اللہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الرؤف الرحیم

سپاس بیقیاس اوس واحد مطلق وموجود حقیقی کو جسنے بیشمار انبیاء و اولیاء کو مخلوق کی رہنمائی کے واسطے متواتر ارسال فرمایا- اور صلوات طیبات بیحد و تسلیمات بیعد و اوس ذات مقدس ومطہر حبیب پاک صاحب لولاک سیدنا و شفیعنا ومولانا وناصرنا حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الاعظیم پر جسکی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت کی مہر لگ گئی- اور اونکے آل اطہار و اصحاب اخیار پر جنکی ہمت و وسیلہ سے انوار الٰہی و برکات نبوی اس امت مرحومہ مغفورہ تک پہونچے- +

امابعد اس عاجز سگ درگاہِ اہل طریقت کے دل میں عرصہ بعید سے ارادہ تھا کہ کوئی شجرہ طیبہ ایسا تیار ہوجاوے کہ نظم بھی ہو- اور نثر بھی ہو- اور ضروری حالات تواریخی بھی ہوں سو خدا کے فضل و کرم سے یہ شجرہ متبرکہ ہر ایک مقصد کے حاصل کرنیکے لیئے ازبس مفید ہے پہلے عربی دو شجری پھر اردو نظم پھر ایک شجرہ معہ شرح لکھا جاتا ہے- ناظرین اہل یقین و معتقدین صوفیہ کرام پر لازم ہے کہ اس شجرہ کو بعد از نماز تہجد یا صبح کے نماز کی بعد معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور ہی پڑھ لیا کرین • ہر اک مقصد کے لیئے نافع ہے- +

عربی شجرہ نمبر ۱

اللّٰھم انا نسئلک فضلاً عظیماً وعفواً کریماً ونصراً عزیزاً وفتحاً مبیناً بحرمتہ سیدنا محمد مصطفیٰ

اے خداوندا ہم تجھسے مانگتے ہین بڑا فضل اور نیک معافی اور نصرت با عزت اور فتح نمایان بحق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰھم نجنا مما نخاف فی الدارین بحرمتہ سیدنا ابوبکر بن الصدیق رضی اللہ عنہ

اے خداوندا ہمکو دو جہان مین نجات دے ہر ایک ایسی چیز سے جس سے ہم ڈرتے ہین بحق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ بِحُرْمَتِہٖ سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ
اے خداوند ہمکو پناہ دے نارِ دوزخ سے بحق سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمارا خاتمہ

لَنَا عَلَى الْاِیْمَانِ بِحُرْمَتِہٖ حضرت قاسم رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
ایمان پر کردے بحق حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمکو سیدھی راستہ

الْمُسْتَقِیْمَ بِحُرْمَتِہٖ سیدنا جعفر الصادق رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنْ
محکم و ثابت قدم رکھ بحق حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمکو پناہ دے

خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ بِحُرْمَتِہٖ حضرت سلطان العارفین بایزید
دنیا کی ذلت اور عقبیٰ کے عذاب سے بحق حضرت بایزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ بِحُرْمَتِہٖ حضرت
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو اپنے معرفت کے نور سے منور کر بحق حضرت

ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہماری حاجتیں پوری کر بحق حضرت

ابو علی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
ابو علی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے سب گناہ بخشدے بحق

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت عبد
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے عیبوں کو پردہ کر بحق عبد الخالق

الخالق رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے سینوں کو کھول دے بحق حضرت

محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت محمود
محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو پاک کر بحق محمود

رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ بِحُرْمَتِہٖ
رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارا سوال تجھ سے عفو اور عافیت کا ہے - بحق حضرت

حضرت عزیزان علی رحمۃ اللہ علیہ +
خواجہ عزیزان علی - رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا صَغِیْراً وَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْراً بِحُرْمَۃِ حضرت بابا

اے خداوند کر ہمکو ہمارے دلوں میں چھوٹا اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بحق حضرت بابا

سماسی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا بِحُرْمَۃِ حضرت

سماسی رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند ہمکو پہونچا ہمارے مقصدوں تک بحق

میر کلال رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا

میر کلال رحمتہ اللہ علیہ - اے خداوند نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے کے

بِعَذَابِکَ بِحُرْمَۃِ خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے بحق حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا فِیْ مُھِمَّاتِنَا بِحُرْمَۃِ حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ -

ایخداوند ہمارے مہمات مین کفایت کر بحق حضرت علاؤ الدین رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا بِحُرْمَۃِ حضرت یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند ہماری عاقبت نیک کر بحق حضرت یعقوب رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا نَسِیْنَا وَ اَخْطَأْنَا بِحُرْمَۃِ حضرت عُبَیْدُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند نہ پکڑ ہمکو ساتھ ہمارے بھول چوک کے بحق حضرت عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا فِیْ اُمُوْرِنَا بِحُرْمَۃِ حضرت محمد زاھد رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند مدد کر ہماری بیچ کامون کے بحق حضرت محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ حَلِّلْ مُشْکِلَاتِنَا بِحُرْمَۃِ حضرت درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند ہماری مشکلین آسان کر بحق حضرت درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ بِحُرْمَۃِ حضرت محمد مقتدا رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند موت کی سختی ہم پر آسان کر بحق محمد مقتدا رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ سَھِّلْ عَلَیْنَا عُسْرَنَا بِحُرْمَۃِ حضرت عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ

اے خداوند ہماری سختیان ہم پر آسان کر بحق حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْراً وَ فِیْ رُوْحِیْ نُوْراً وَّ فِیْ عَیْنِیْ نُوْراً وَ اجْعَلْنِیْ نُوْراً

ایخداوند پیدا کر میری دل مین نور اور میری روح مین نور اور میری آنکھ مین نور اور کر دے مجھ ہی کو نور

بحرمۃ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم

حضرت شیخ احمد فاروقی کابلی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند

اجعلنا من لدنک سلطانا نصیرا بحرمۃ حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

کر ہمکو اپنی طرف سے سلطان منصور بحق حضرت محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰھم بارک لنا فی الرزق والاموال والاولاد بحرمتہ حضرت محمد

ایخداوند ہمارے مال و اولاد و رزق مین برکت کر بحق حضرت محمد

حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم افتح لنا ابواب فضلک ورحمتک

حجتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند کھولدے ہمارے واسطے دروازے اپنی فضل و

بحرمتہ حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم اجعلنا عندک عزیزا

رحمت کے بحق حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند کر ہمکو اپنے نزدیک غالب

منصورا بحرمۃ حضرت محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم

ونصرت یافتہ بحق حضرت محمد قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند

احینا علی الاسلام وامتنا علی الایمان بحرمۃ حضرت حافظ جمال

زندہ رکھ ہمکو اسلام پر اور مار ہمکو ساتھ ایمان کے بحق حضرت حافظ جمال

اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم توفنا مع الابرار والحقنا بالصالحین

اللہ رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند مار ہمکو ساتھ بزرگون کے اور ملادی صالحین

بحرمۃ حضرت محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا بحرمۃ

کے ساتھ بحق حضرت محمد عیسٰے رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند بخشدے ہماری زندون اور مردون کو

حضرت محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم تجاوز عن سیاتنا بحرمۃ

بحق محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند درگذر کر ہماری برائیون سے

حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم ارزقنا حبک وحب

بحق حضرت نور محمد رحمتہ اللہ علیہ ۔ اے خداوند عطا کر ہمکو اپنے

حبیبک بحرمۃ حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ۔ اللّٰھم اجعلنا

محبت اور اپنے حبیب پاک کی محبت بحق حضرت فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ ۔ ایخداوند بنا ہمکو

لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا بِحُرمَةِ ھَادِینَا مُرشِدِنَا وَمَخدُومِنَا حضرت سید حافظ حاجی

متقیون کا امام بحق حضرت پیرو مرشد و مخدوم بندہ جناب حافظ حاجی

جماعت علیشاہ علی پوری ادام اللہ ظلالہ علے المترشدین وفیضانہٗ

سید جماعت علیشاہ صاحب علی پوری خدا ہمیشہ رکھے سایہ اونکا سب مریدون پر اور فیضان

علے المسلمین آمین !! آمین !!! آمین !!! برحمتک یا ارحم الراحمین ✣

اونکا سب مسلمانون پر۔ خدایا قبول کر۔ قبول کر۔ قبول کر ساتھ اپنی رحمت کاملہ کے۔ ✣

سبحان اللہ۔ سبحان اللہ شجرہ کیا ہے گویا قران وحدیث کی دعاؤن کا لب لباب اور تمام ادعیہ ماثورہ کا عطر ہے۔ کون ہے جو اسکو پڑھے اور اپنے مقاصد و مرادات کو پہونچے جسنے اس شجرہ مقبولہ ومتبرکہ کو پڑھا اوسنے گویا تمام دعائین پڑھ لین کیونکہ ہر اک دعا جو انسانی ضروریات کے متعلق ہے اس شجرہ طیبہ مین موجود ہے۔ ہمارے دوستون کو جب کوئی مصیبت ومشکل درپیش آوے۔ تو شجرہ مذکور کا ورد رکھین ۴۱ یا ۲۱ روز کے اندر مشکل حل ہوگی بشرطیکہ صدق دل وخلوص و حضور قلب سے پڑھے اور دل وزبان کو پاک رکھے۔ اگر شجرہ مذکور کے بعد یہہ دوسرا شجرہ بھی پڑھ لیا کرین تو کیا ہی خوب ہے۔ ✣

شجرہ عربی نمبر ۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰے سیدنا محمدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِین۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے محمد وسیدنا ابوبکر صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے محمد وسیدنا سلمان صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے سیدنا محمد وسیدنا قاسم صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علی سیدنا محمد وسیدنا جعفر الصادق صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے محمد وسیدنا بایزید صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے محمد وسیدنا ابوالحسن صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم علے محمد وسیدنا ابوعلی صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صلِ وسلم علے محمد وسیدنا ابویوسف صاحب۔ اَللّٰھُمَّ صل وسلم

علی محمد وسیدنا عبد الخالق صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ سیدنا محمد و سیدنا محمد عارف صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا محمود صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عزیزان علی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا سماسی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا علاؤ الدین صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا یعقوب صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عُبَید اللّٰہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا زاھد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا دُرویش محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا محمد مقتدا صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا عبد الباقی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا شیخ احمد فاروقی صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد معصوم صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا محمد حجۃ اللّٰہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا محمد زُبَیر صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا قطب الدین صاحب اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا حافظ جمال اللّٰہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا محمد عیسےٰ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا فیض اللّٰہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا نور محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا فقیر محمد صاحب اللّٰھم صل وسلم علےٰ محمد وسیدنا وھادینا ومرشدنا ومخدومنا حافظ سید حاجی جماعت علیشاہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علےٰ حبیبک وخلیلک ونبیک ورسولک محمد وعلےٰ آلہ وَاَصحابہ وَخدامہٗ و علماء اُمتہ وصل وسلم علےٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلےٰ عبادک الصالحین

واھل طاعتک اجمعین ورحمنا معھم برحمتک یاارحم الراحمین ۞

شجرہ طیبہ اردو نظم نمبر ا

ہے سدا حمد و ثنا رب العلے کیواسطے
اور درودِ بیعدد صاحب لوا کیواسطے

یا الٰہی تجھپہ ہون قُربان جسم و جان و دل
اور میری روح وروان تیری رضا کیواسطے

گرچہ ہون جرم و گنہ مین بے نظیر و بیمثال
پر تیری رحمت تو ہے اہل خطا کیواسطے

دل ہو نالان چشم گریان مصطفٰے کیواسطے
اور صدیقِ رفیقِ بیریا کے واسطے

در تری کی جبہ سائی ہو میری ہر دم نصیب
حضرتِ سلمان فارس باہُدا کیواسطے

خاک طیبہ ہو میرا جزو بدن تا روزِ حشر
قاسم اسرار حق ذوالالتقا کیواسطے

دل پہ میری تیرِ عشقِ احمدی ہردم لگے
سید السادات جعفر مقتدا کیواسطے

سامنے میری ہو وقتِ نزع روئے مصطفٰے
بایزید و بو الحسن اہل صفا کیواسطے

شرِ شیطان سے سلامت رکھے مجھکو میرے خدا
بو علی فارمد بحر عطا کیواسطے

درد و غم رنج والم اور یأس حرمان و محن
دور ہون مجھسے میری یوسف لقا کیواسطے

عرش کے سایہ مین روزِ حشر ہو میرا مقام
عبد خالق خواجہ عارف پیشوا کیواسطے

دے عذاب قبر سے مجھکو نجات اے ذو الکرم
خواجہ محمود و عزیز اولیا کیواسطے

بہر بابائی سماسی ہو وصال احمدی
اور جناب میر صاحب رہنما کیواسطے

دل میں تیرا عشق ہو اور چشم تیرے منتظر
اوس بخارائی شہِ مشکل کشا کیواسطے

آتش عشق نبی سے سوختہ ہو جان و دل
خواجہ عطار صاحب باصفا کیواسطے

دم بدم ہو ذوق و شوق ذکر ذات ذوالجلال
خواجہ یعقوب مقبول خدا کیواسطے

لحد مین ہون حضرت احمد ہمارے دستگیر
اوس عُبید اللہ محبوب خدا کیواسطے

پار کر کشتی ہماری تو ہی اپنے فضل سے
خواجۂ زاہد امام اصفیا کیواسطے

میرے دل مین حُب درویشانِ حق دائم رہے
خواجۂ درویش محمد بیریا کیواسطے

جملہ احباب و اقارب والدین و اہلِ دین
بخشدے سب کو محمد باوفا کیواسطے

دل مین ترک ماسوا ہو اور ہووے شرح صدر
جد باقی خواجۂ پیرِ ہدا کیواسطے

ظلمت غفلت عدم ہو نورِ عرفان ہو فزون — شیخ احمد جامئی شاہ وگدا کے واسطے
نفس شیطان کی شرارت سے مجھے محفوظ رکھ — خواجہ معصوم خلیل کبریا کیواسطے
مشکلین آسان ہون ہر غم سے ہوجائے نجات — حجۃ اللہ صاحب نور وضیا کیواسطے
سروِ بستانِ رسالت خواجہ حضرت زبیر — اشرف حیدر حسین مرتضےٰ کیواسطے
جنت فردوس مین دیجو دکھا اپنا جمال — سیدِ عیسےٰ ولی حق نما کیواسطے
منبع انوارِ احمد مظہرِ فیض اللہ — خواجۂ نورِ محمد مجتبےٰ کے واسطے
تاج بخشِ عارفان و فخرِ سلطان و فقیر — اُس لہذائی شہِ مشکل کشا کیواسطے
مین بھی ہون شامل جماعت مین علی کی اے خدا — ہین وہ زادِ عاقبت مجھ بینوا کیواسطے
ہو نظر رحمت کی اس عاجز پہ خیر الراحمین — رحمۃ للعٰلمین خیر الورا کیواسطے

شجرہ طیبہ اردو دوم مع شرح

(۱) حمد ہے سب خالق ارض وسما کیواسطے ✣ اور ہو صلواۃ بحد مصطفےٰ کیواسطے

فائدہ - انسان کے لئے سب سے مقدم کام خدا کی حمد کرنا ہے۔ کیونکہ خدانے جبکہ بندہ کیواسطے ہر طرح کی نعمتین ظاہری وباطنی روحانی جسمانی ادنیٰ اعلےٰ بلا محنت محض اپنے فضل وکرم سے پیدا فرمائے ہیں تو اُسکی حمد نہ کیجاوے تو کس کی کیجاوے۔ وہ ایسا رحیم وکریم ہے کہ بے سوال بے عبادت بے محنت بے اُجرت بحالت کمال جرم وخطا اپنے بندون کی ضرورتون کو پورا کردیتا ہے۔ اوسکی طرف سے بعض وقت جو حادثات نادرہ وقوع میں آتی ہیں وہ بھی اوس ارحم الراحمین کی عین مرحمت کا نشان ہے۔ کیونکہ ہر ایک درد دکھ بیمار ہوئے کئے گئے۔ گناہ دور ہوجاتے ہین اور مفت مین نیکیان ملتے ہین۔ غرضکہ ہر حال مین الحمد للہ والشکر للہ کہنا چاہئے۔ چنانچہ یہی علامت بہشتون کی ہے۔ جیسا کہ حدیث مین آیا ہے۔ اَوَّلُ مَنْ یُدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ کذا فی المشکواۃ - یعنے اوّل جنت مین وہ لوگ جاوینگے جو خوشی غمی مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہین۔ اور صلواۃ کے صفات حسنہ کی تعریف یا اہل اللہ کے احسان وانعام کا

تعریف بھی خدا کی ہی تعریف ہے۔ بلکہ اونکی تعریف و شکریہ نکرنی گویا ایک قسم کی ناشکری ہو۔ حدیث مین ہے۔ مَن لَّمْ یَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ ۔ مَن لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ط یعنے جسنے بندون کی تعریف و شکریہ نکیا اوسنے گویا خدا کا شکریہ نہ کیا۔ البتہ فاسقون۔ فاجرون دنیا پرستون کی تعریف منع ہو۔ پس جبکہ حمد الٰہی بہرحال مقدم ہوئی تو اوسکے حبیب پاک سرور عالم فخر انبیاء خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی درود شریف بھیجنا ازحد ضروری ہے کیونکہ یہہ بھی ایک قسم کی حمد و شکر ہے۔ وجہہ یہ کہ خدا نے اس امت کو کل نعمتون سے بڑھکر وجود باجود مسعود رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت عمدہ نعمت عظیمہ بخشی ہے۔ اور پیغمبر بھی کیا جسکی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اور فرشتے بھی اور جملہ اہل ایمان بھی اس پر درود شریف دمبدم ہر لحظہ بھیجتے ہین۔ اور اسی پیغمبر کی شان ہے کہ جب آپکا نامِ پاک لیا جاوے تو ایمان دار پر لازم ہے کہ درود پڑھے اور اگر آپکا ذکر مبارک کہکر کوئی شخص درود شریف نہ پڑھے تو اوسکے واسطے سخت وعید ہے یعنی دوزخی ہے بخیل ہے۔ شقی ہے ظالم ہے۔ جیسا کہ احادیث مین آیا ہے۔ اور جس دعا کی اول آخر نہ درود پڑھا جاوے تو وہ دعا معلق رہتی ہے۔ اور صدہا حدیثون مین فضیلت آئی ہے۔ عَنْ اَبِی طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ یُرٰی فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا کذا فی المشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ یعنے ایک دن حضرت شفیعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبرائیل اور کہا کہ پاک پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تو یا محمد ابھی راضی نہیں اسپر کہ جو شخص تیری امت سے ایک بار درود یا سلام بھیجے تو میں اوس تیری امتی پر رحمت دس بار بھیجونگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(۲) فضل و رحمت کے بھروسے پر تیری مولیٰ کریم + ہاتھ اپنا ہین اوٹھاتا ہون دعا کیواسطے

فایدہ۔ ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ خدا کی فضل و رحمت پر امید کامل رکھے کیونکہ ایک تو خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ۔ وَلَا تَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ یعنے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو کیونکہ رحمت سے تو فاسقین کافرین ناامید ہین۔ اور بغیر

فضل ورحمت کی ہرگز خلاصی نہیں۔خواہ کوئی ہو۔خداوند کریم فرماتے ہین۔ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَکُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ + یعنے خدا سے سوال کرو فضل اسکو سی اور اگر خدا کا تمپر فضل نہوتا اور اوسکی رحمت تو البتہ تم ہوتے نقصان پانیوالے۔ حدیث مین ہے۔ وَ اَسْئَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ رواہ الترمذی یعنے خدا سے عفو کا سوال کرو جیسا کہ خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اور اسکی ترغیب دی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی دِیْنِنَا وَ دُنْیَانَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اور دعا مانگنا ایماندار کا خاصہ ہے۔ اور خدا کیطرف سے اوسکی قبولیت کا وعدہ ہے۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اور دعا کا قبول ہونا تو مسلم ہے۔ صرف یہ بات یاد رکھنا لازمی ہے کہ حدیث مین آیا ہے۔ اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَضَاءَ رواہ ابن ماجہ وغیرہ۔ یعنے دعا قضا کو رد کرتی ہے۔ ہان جو دعائین قبول نہوں اونکا عمدہ بدلہ و اجر قیامت مین ملیگا۔ +

(۳) دل سیاہ لیکے ہون حاضر مین تیری درگاہ مین + کر منور نور سے ذات بقا کیواسطے

فائدہ۔ انسان کے اعمال کی اصلی بناء و مخزن دل ہے۔ اگر دل صحیح وسالم ہے تو جملہ اعضاء ظاہری و باطنی صحیح وسالم ہین۔ ورنہ برعکس۔ اسواسطے خدا تعالے فرماتا ہے۔ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط یعنے مال و اولاد کسیکو نفع نہ دینگے۔ مگر جسکا دل خدا کے پاس صحیح سالم پہونچا۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا ط یعنے نہ اطاعت کرو اوس شخص کی جسکا دل ہماری یاد سے غافل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَتِ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَتِ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ رواہ الترمذی یعنے انسان کے جسم مین ایک ٹکڑہ ہے گوشت کا۔ اگر وہ مرض گناہ سے تندرست وسلامت ہے تو سارا ہی جسم سالم ہے۔ اگر وہ ٹکڑہ ناقص فاسد غیر صحیح ہے تو تمام بدن ایسا ہی۔ وہ ٹکڑہ دل کا ہی۔ پس اسکا صاف پاک کرنا فرض ہے۔ اور یہ سوائے ذکر کے پاک صاف نہین ہوتا۔ حدیث مین آیا ہے۔ لِکُلِّ شَیْءٍ مَصْقَلَۃٌ وَمَصْقَلَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ (حصن حصین) +

(۴) تیری رحمت سے تو کم ہین میری عصیان ای غفور + بخشدے حضرت محمد مصطفی کیواسطے

فایدہ - خدا کی رحمت فراخ تر ہے چنانچہ فرماتا ہے پاک پروردگار - اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ
یعنے تحقیق میری رحمت وسیع ہے ہر ایک چیز سے - حدیث شریف مین ہے - اِنَّ لِلّٰہِ مِائَةَ رَحْمَةٍ
اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا
یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا یَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ
تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ - رواه البخاری وَ
فِیْ رِوَایَةٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ رواه المسلم -
یعنے خدا کی رحمت کے سو حصے ہیں - ایک رحمت تو اُسنے دنیا مین بھیجی ہے - جسکی باعث کُل جاندار (جسمین
جن و انسان بھی ہین) آپسمین محبت و شفقت و اُنس و اتحاد و ہمدردی کرتے ہین اور باقی ننانوین حصے روز
محشر مین عنایت فرماوینگے جس سے اپنے بندون پر طرح طرحکی رحمت و مغفرت کے خزانے تقسیم کرینگے - اسیواسطے
رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے خواہ کتنا ہی گنہگار ہو - اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک بھی رحمت
ہے - وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ - اسیواسطے حضور علیہ السلام کا وسیلہ پیش کیا
گیا ہے - کیونکہ وسیلہ پیش کر کے دعا مانگنا ایک تو سنت انبیاء علیہم السلام ہے - دوسرا دعا جلدی
قبول ہوتی ہے - وجہ قبولیت ظاہر ہے کہ خدا کے دوستون کا محبتہً ذکر کیا جاوے اور اُنکی سوانح عمریان پڑھی
جاوین تو خدا راضی ہوتا ہے - اگر کوئی دشمنانِ حق کا ذکر کرے محبتہً تو سخت ناراض ہوتا ہے - چنانچہ زوال کے
نماز بھی بدینوجہ ممنوع ہے - اور ہماری خاندان سولیہ صدیقیہ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم کا آغاز بھی آپکے نام
پاک سے ہے - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا توریت مین **محمد** نام اور انجیل مین **احمد** ہے - اور زمین پر
آپ محمد کے نام سے مشہور اور آسمانون مین احمد کے نام سے معروف ہین - کنیت مبارک جناب کی ابو القاسم
تھے - تمام انبیاء کرام کے آپ سردار و امام ہین - خدا نے آپکو اپنا حبیب بنایا - اسمین ایک عمدہ رمز یا اشارہ
ہے - وہ یہہ کہ محب اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کو بہرحال بہتر و مقدم سمجھتا ہے - اور محبوب کو اپنے محب کے کُل
اشیاء پر تصرف و اختیار ہوتا ہے - مگر مُوَدَّةً وَّمُحَبَّةً نہ جبرًا وَّاِکْرَاهًا یہی وجہ ہے کہ کوئی
حضرت کلیم اللہ کے نام سے کوئی خلیل اللہ کے لقب سے کوئی صاحب روح اللہ کے عرف سے مشہور ہوئے
لیکن حبیب اللہ کا لقب سوائے ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے اور کسیکو نہ ملا -
یہی وجہ ہے کہ کُل موجودات مخلوقات حضرت ہی کے نور سے پیدا ہوئی - چنانچہ اسکی بحث رسالہ لطائف خلیقیہ

مین پہنچ درج کی ہے۔ آپ تمام مخلوقات مین اکرم واشرف و احسن ہین۔ پہلے سب کے آپ ہی قبر سے تشریف لاوینگے اور آپ ہی شفاعت فرماوینگے۔ اور آپ ہی دروازہ جنّت کا کھلوا دینگے اور ہر ایک خلق حسن و صفت جمیلہ سے آپ ہی موصوف ہین۔ آپ ابتدا ہی عرب مین اَمِین کے لقب اور صادق کے صفت سے ضرب المثل تھے۔ آپ پہلے پہل کوہ حرا کی غار مین شغل بحق رہتے تھے۔ بعد از چالیس برس آپ کو نبوۃ عطا ہوئی۔ اور نبوہ بھی ایسی کہ آپ کی نبوہ کے بعد کسی قسم کا نہ نبوۃ رہی نہ کسی قسم کا نبی و رسول ہوگا اگر کسی نے آپکے بعد دعوے نبوہ ہے تو وہ دجال کا خلیفہ ہے۔ آپ ہی کا دین قیامت تک رہیگا۔ آپ ہی کی دین کی نیابت وخدمت کے لئے حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام جیسے مقدس بزرگ آوینگے۔ آپ ہی کی دین مین جہاد دینی سب عبادتون سے افضل و اعلےٰ عبادت ہے۔ آپ ہی کی اولاد امجاد قیامت تک رہیگی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام آپ ہی کی اولاد سے ہونگے۔ بموجب اقوال کثیرہ معتبرہ آپ ہی کو خدا نے بجسدہ العنصری آسمانون کی سیر کرائی۔ بموجب ارشادات اہل علم آپکو ۲۷ یا ۲۵ معراج ہوئے۔ جنمین سے ایک تو ۲۷ رات ماہ رجب کو آپ اسی جسم اقدس و اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے اور باقی معراج روحانی ہوئے۔ معجزات آپ سے جو وقوع مین آئے اونکی گنتی تو ہزارون سے بڑھکر ہے مگر مختصر طور پر کتاب کلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین مین درج ہین۔ غرضکہ شجرہ طیبہ آپ سے شروع ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۳ سال۔ وفات شریف ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ سنہ ہجری مین ہوئی۔ روضہ مطہر مدینہ منورہ مین دیکھو۔ مادۂ تاریخی نقظ ھو ۱۱ھ ∴

(۵) ہو عطا باغ صداقت سے مجھے بوئے یقین ✤ حضرت صدیق اکبر باوفا کیواسطے

فائدہ۔ یہہ شجرہ طیبہ نقشبندیہ خلیفۂ اول وزیر اعلے امام الصادقین رفیق برتر حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہے۔ آپکو جو مراتب و مدارج خدا نے عنایت فرمائی ہین۔ دوسرے صحابہ کرام کو بہت ہی کم عطا ہوئے ہین۔ چنانچہ ایک تو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے۔ دوسرا آپکے بیٹی حضرت صدیقہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا منکوحہ تہی حضرت علیہ السلام کی۔ تیسرا آپ خلیفہ اول ہین۔ علاوہ ازین صدہا آیات و احادیث آپ کی افضلیت پر دال ہین۔ چنانچہ فرمایا آپنے۔ لَوْ وُزِنَ اِیْمَانَ اَبِی بَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ جَمِیْعِ اُمَّتِی لَرَجَحَ۔ یعنے اگر حضرت ابوبکر کا ایمان تمام امت محمدیہ کی

ایمان کے ساتھ وزن کیا جاوے تو ابو بکر ہی کا ایمان غالب ہوگا۔ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث مین لکھی ہو
انَّ للهِ تعالیٰ ثلثمائة وستّین خلقًا من لقیه بخلقٍ منها مع التوحید دخل
الجنة قال ابوبکر هل فیّ منها قال کلها فیک یا ابابکر واحبها السخاء
الی الله یعنے خدا کے اخلاق عظیمہ تین سو ساٹھ ہین جس مومن مین ایک خلق اون اخلاق مین سے ہوگا
وہ داخل جنت ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ کیا مجھ مین بھی کوئی خلق اون اخلاق میں سے موجود ہو
تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھ مین تو سب اخلاق اللہ ہین۔ واخرج ابن ابی الدنیا
فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقة بن میمون القرشی عن
شعبان بن یسار قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خصال الخیر ثلث
مائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبدٍ خیرًا جعل فیه خصلة منها
یدخل الجنة بها قال ابوبکر یا رسول الله صلی الله علیه وسلم افیّ منها
شیٔ قال نعم جمعًا من کل واخرج ابن عساکر من طریق اخرٰی عن صدقة
القرشی عن رجلٍ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خصال الخیر
ثلث مائة وستون خصلة الحدیث یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک
اور بہتر تین سو ساٹھ ۳۶۰ خصلتین ہیں جس وقت پاک پروردگار کسی شخص کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہو
یعنے اوسکو بہتر بنانا چاہتا ہے تو اون تین سو ساٹھ ۳۶۰ خصلتون مین سے ایک خصلت اوس بندہ مین
پیدا کر ڈالتا ہے۔ پس اوس خصلت کی سبب اوسکو داخل جنت کر دیتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا مجھ مین بھی کوئی خصلت ہے یا نہین تو فرمایا حضور علیہ السلام نے تجھ مین
تو سب خصائل نیک موجود ہین۔ حضرت شیخ مخدوم شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اپنے
عوارف شریف مین یہہ حدیث لکھی ہے۔ ماصبّ الله فی صدری شیئًا الّا و
قد صببته فی صدر ابی بکر۔ یعنے جو فیض و نور خدا نے میرے سینہ مین ڈالدیا ہے
یعنے حضرت ابوبکر کے سینہ مین ڈالدیا ہے۔ ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو
باب الصلوٰة پر سے پکارینگے اس طرف آؤ۔ نمازی کو باب الجہاد پر سے پکارینگے ادہر آؤ۔ زکوٰة
خیرات والے کو باب الصدقہ پر سے آواز دینگے۔ روزہ دار کو باب الصیام پر سے بلاوینگے۔ غرضکہ

ہر ایک نیکی کا دروازہ جدا جدا ہوگا تو اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جسکو سب دروازون سے آوازین دینگے کہ ادہر آؤ ادہر آؤ۔ تو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ نَعَم وَاَرجُو اَن تَکُونَ مِنھُم یَا اَبَا بَکر۔ رواہ البخاری والترمذی۔ یعنے ہان ایسے بھی لوگ ہونگے اور مین امید کرتا ہون کہ تو اون مین سے ہوگا اے ابو بکر۔ ایک حدیث مین یون ہے۔ لَا یَنبَغِی لِقَومٍ فِیھِم اَبُو بَکرٍ اَن یَؤُمَّھُم غَیرُہٗ۔ رواہ الترمذی۔ یعنے کسی قوم کو یہہ حق نہین کہ ابو بکر کی موجودگی مین کسی اور شخص کو امام بناوے سوائے ابو بکر کے۔ بلکہ آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) موجودگی مین بھی شرف امامت حضرت صدیق اکبر کو ملا ہے نہ کسی غیر کو یعنے جس وقت حضور علیہ السلام سخت علیل ہوئے اور امامت مین قیام کی طاقت نہ تھی تو لوگون کو فرمایا۔ مُرُوا اَبَا بَکرٍ فَلیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ رواہ الترمذی۔ یعنے ابو بکر کو کہو میری جگہہ جماعت کرائے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ جمیع صحابہ کرام مین سے افضل و اکمل و اعلےٰ ہین۔ لہذا اونکا طریقہ بھی افضل الطریق واقرب الی اللہ ہے۔ خدا سب کو یہی طریقہ نصیب کرے۔ آمین۔ وفات شریف آپکی شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ مزار شریف آپ کا مدینہ منورہ۔ عمر شریف آپکی ۶۳ سال۔ تاریخی مادہ۔ احد ۱۳ +

(۶) آفتِ دارین سے محفوظ و سالم رکھ مجھے + فارسی سلمانؓ دافع ہر بلا کیواسطے

فائدہ۔ مصرع ثانی مین حرف (ہر) زائد ہے۔ آپکا اسم شریف سلمان اور کنیت آپکی ابو عبد اللہ اصلی وطن آبائی اصفہان ہے۔ آپ شاہزادہ فارس ہین۔ اپنے باپ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت سنکر مدتون سفر کرتے کرتے مدینہ منورہ پہونچے اور اسلام قبول کیا۔ آپ کی زبان فارسی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن سلمان کے منہہ مین ڈالدیا تو آپ کی زبان عربی ہوگئی یعنے عربی بھی سمجھنے لگ گئے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ نہایت خلوص و محبت تھا۔ یہانتک فرمایا حضور علیہ السلام نے سَلمَانُ مِنَّا اَھلَ البَیتِ ۔۔ مَن اَحَبَّ السَّلمَانَ فَقَد اَحَبَّنِی۔ یعنے سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہل بیت سے ہے۔ جو شخص اوسکو دوست رکہا اوسنے مجھکو دوست رکھا + اکمال مین ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے حضرت عیسے علیہ السلام کی وصی زربت بن برشلا کی ملاقات کی ہے۔ حضرات القدس مین ہے کہ ۳۵۰ برس آپکی عمر تہی۔ شہر مدائن مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت علی رضی اللہ نے

اوسی رات کو مدائن جاکر خود سلمان کو غسل دیا۔ بقول صحیح تاریخ ۱۰۔ ماہ رجب سنہ ۳۶ھ یا سنہ ۳۳ھ مین انتقال کیا۔ مقبرہ آپکا شہر مدائن۔ عمر آپکی بقول صحیح ۲۵۰ رہی ہے۔ مادۂ تاریخ پاکباز سنہ ۳۳ھ ہے۔ فیض باطنی سلمان کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا۔ +

(۷) گر میری قسمت مین یارب نعمتین فردوس کی + قاسم عرفان ولی صاحب رضا کیواسطے

فائدہ۔ حدیث مین آیا ہے۔ اِذَا سَئَلْتُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ الْفِرْدَوْسَ۔ یعنے خدا سے ہمیشہ جنت جنت فردوس مانگا کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا۔ آپ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ مدینہ سے ہین۔ جملہ علم شریعت وطریقت مین بے نظیر ہین۔ وفات شریف آپکی ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۸ھ عمر شریف آپکی بقول اہل تحقیق ۱۰۸ سال ہے۔ اور مزار شریف مدینہ طیبہ مادۂ تاریخ۔ حق سنہ ۱۰۸ھ ہے۔ +

(۸) مثل آئینہ ہو سینہ نور وحدت سے تیری + جعفر صادق امام اصفیا کیواسطے

فائدہ۔ عاشق صادق عارف حق امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم آپ مشائخین مین مقتدا ہین اور عارفین کاملین مین پیشوا تھے۔ کنیت ابو عبد اللہ وابو اسماعیل آپ کی ہے۔ لقب آپ کا صادق ہے۔ فیض باطنی آپکو دو طرف سے حاصل ہے۔ ایک تو امام محمد باقر بن علی ابن حسین ابن علی رضی اللہ عنہم سے دوم امام قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہم سے۔ ولادت آپ کی سنہ ۸۰ھ ۱۳۔ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہے۔ وفات آپ کی ۱۵۔ ماہ رجب بروز دوشنبہ سنہ ۱۴۹ھ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۸ برس اور کچھ ماہ ہین۔ مرقد مبارک آپ کا مدینہ منورہ جنت البقیع مادۂ تاریخ۔ حق طلب سنہ ۱۴۹ھ۔ +

(۹) جام عشق احمدی سے کر مجھے بیہوش و مست + بایزید شاہ بستان پیر پا کیواسطے

فائدہ۔ آپکے مدارج علیا و مراتب اعلےٰ کا ذکر مفصل تذکرۃ الاولیا مین مرقوم ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ اور اپنے وقت مین مرجع ابدال و اوتاد تھے۔ اور مشائخین سالکین مین خلیفہ اعظم سمجھے

آپ جذب وسلوک مین بینظیر تھے۔ صرف نظر کرنے سے ہی طالب کا سلوک تمام ہوجاتا تھا۔ ایکدفعہ آپ پر جذب غالب ہوا تو فرمایا۔ سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی۔ اسکے بارہ مین مریدون نے کہا کہ آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ توحضرت نے فرمایا اگر پھر ایسا کبھی واقع ہو تو مجھکو تلوار سے مار ڈالنا جب دوبارہ ہی موقعہ آیا تو مریدون نے تلوارین مارین۔ مگر آپ کے بدن پر کچھ بھی اثر نہوا۔ ایکدفعہ ایک ولی اللہ ابوتراب نخشی علیہ الرحمتہ نے اپنے ایک خاص مرید صاحب کمال کو فرمایا کہ تجھکو چاہیئے کہ بایزید کی زیارت سے مشرف ہو۔ اوس مرید نے کہا کہ جو شخص بایزید کو خدا کو ہر روز سَو بار دیکھے اوسکو بایزید کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نخشی نے فرمایا کہ خدا کو تو اپنی حیثیت ولیاقت سے دیکھتا ہے۔ یا بایزید کو اوسکی ہمت وجلالت سے دیکھیگا۔ آخرش ایک دن یہہ دونو بزرگ چلتے چلتے بسطام میں پہونچے وہان پر دریافت کیا بایزید کہان ہن کسی نے کہا باہر تشریف لے گئے ہین۔ اتنے مین کیا دیکھا کہ حضرت بایزید اپنے ہاتھ مین ٹھلیا اوٹھائے ہوئے آتے ہین۔ جون ہی اُس مرید پر نظر پڑی تو بیہوش ہو کر گر پڑا۔ گویا حالت مرگ تھی۔ حضرت نخشے نے عرض کی یا حضرت آپنے تو اس مرید کو مار ہی دیا تھا۔ آپنے جواب دیا۔ کہ ابھی اسپر مصر کی عورتون کیطرح جمال یوسفی کے انوار نہین پڑے تھے۔ اب وہ پردے ٹوٹ گئے۔ لہذا یہہ کیفیت ظاہر ہوئی۔ اسیواسطے حضرت جنید علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے۔ کہ بایزید ہمارے درمیان ایسا ہے جیسا جبرئیل جملہ ملائکہ مین۔ لقب آپکا سلطان العارفین۔ اور نام آپکا طیفور بن عیسے بن آدم بن سروشان ہے۔ جائے سکونت شہر بسطام اور جد امجد آپ کے قوم گبر سے تھے پھر مشرف باسلام ہوئے۔ صاحب رشحات لکھتے ہین کہ یہہ حضرت اویسی تھے امام جعفر صادق سے روحانی فیض پایا۔ ایکسو تیرہ ۱۱۳ بزرگون سے خدمت کرکے فیض لیتے رہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ معاملہ سلوک مین انسان کو کیا چاہیئے۔ آپنے فرمایا کہ ولایت مادر زاد۔ پھر پوچھا کہ اگر یہہ نہو تو فرمایا کہ آنکھہ دیکھنے والی پھر پوچھا کہ اگر یہہ بھی نہو فرمایا کہ کان سننے والے۔ پھر پوچھا کہ اگر یہہ بھی نہو تو فرمایا مرگ مفاجات (موت ناگہانی) اور نیز آپکا ارشاد ہے کہ بزرگون کی صحبت ومجلس اعمال صالحہ سے بہتر ہے اور بدون کی صحبت گناہ کرنے سے بدتر ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۳۶ھ میں ہے۔ اور وفات آپ کی سنہ ۲۶۹ھ ۱۵ شعبان روز جمعہ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۱۳۳ سال ہے۔ مرقد مبارک شہر بسطام۔ مادہ تاریخ وفات۔ نور احد ۲۶۹ ہے۔ +

(١٠) اُتنا حَسَنات فِی الدّارَین اے رَبِّ قَدیر ✤ بو الحسن شیخ زمن پیر ہُدای کیواسطے

فائیدہ - نسبت آپ کی روحانی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے - اور تربیت سلوک بھی آپ ہی سے ہوئی - آپ بحرِ توحید کے غواص اور میدان معرفت کے سیّار تھے قطب و اوتاد کرام تھے - آپنے آخری وصیت یہ فرمائی کہ میری قبر ۳۰ گز نیچے کھودنا کیونکہ ہمارے پیر و مرشد یعنے بایزید علیہ الرحمۃ کی زمین بسطام بہت پستی میں ہے اس میری زمین سے - اور یہہ ترک ادب ہے کہ پیر کی قبر نیچے اور مرید کی قبر بلند - اور فرمایا کہ اہل ذکر کو اہل دنیا کی صحبت بہت کم چاہئے - کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا دنیا کرتے ہین - اور یہہ خدا خدا کرتے ہین - نام پاک آپکا علی بن جعفر ہے - وطن اصلی موضع خرقان مضافات قزوین ہے - وفات آپکی شب سہ شنبہ یوم عاشورہ ۴۲۵ھ ہے - مرقد پاک موضع خرقان - مادۂ تاریخ وفات شاہ احسن ۴۲۵ھ ✤

نقل ہے کہ آپ زمین کھودنے لگے - پہلے چاندی نکلی پہر سونا پھر جواہرات آپنے پھینکدیا اور فرمایا کہ مین تو خدا چاہتا ہون یہہ کیا چیز ہے - نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو سومنات کی لڑائی مین نہایت مشکلات پیش آئی - آپنے اوسکو اپنا پیراہن دیا ہوا تھا - اوسنے خدا کی درگاہ مین وہ پیراہن وسیلہ لیکر دعا کی خدانے اوسی وقت فتح دی حضرت خواب مین آئے اور فرمایا کہ اے محمود تم نے تو میری پیراہن کی کچھہ قدر نہ کی اگر دعا کرتا کہ وہ سب مسلمان ہوجاوین تو سب اسلام قبول کرلیتے ✤

(١١) آرزو ہر دم یہی ہے درد ہو مجھکو عطا ✤ بو علی کامل و حق نما کیواسطے

فائیدہ - درد اصل مین شفقت و محبت کو کہتے ہین - یہی مقصد ہے اس دعا مبارک کا جو خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے - اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ اسواسطے مسئلہ متفق علیہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت اصل ایمان ہے - جسکو محبت نہین وہ جھوٹا مسلمان ہی - اور جسکی محبت کا دعوائے ہو اوسکے اتباع کی بغیر یا اوسکی رضا کے بغیر کوئی کام نہ کرنا چاہئے - کیونکہ دوست وہی جو دوست کا تابع ہو نہ مخالف - ع لَوْ کَانَ صَادِقًا فِی الْحُبِّ لَاَطَاعَہٗ - اور اولیاء کی محبت عین محبت حق ہے - نام پاک آپکا فضیل بن محمد ہے اور کنیت ابو علی - آپ ریاضت و مجاہدہ مین بےنظیر ہے - آپ نے دو بزرگون سے فیض پایا - ایک تو حضرت ابو الحسن خرقانی علیہ الرحمۃ سے

دوسرا حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی سے اسیواسطے بعض شجرون مین بعد از ابو الحسن حضرت ابو القاسم کا نام بھی درج ہے۔ آپنے ظاہری علوم حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور آپ اپنے وقت مین شیخ الشیوخ خراسان تصوّر کئے جاتے تھے۔ آپ سے ہزار ہا لوگون کو فیض پہونچا۔ اور صدہا لوگ ولی بنگئے۔ آپ اصلی باشندہ ایک موضع فارمد کے جو کہ مضافات طوس مین ہی۔ ولادت آپ کی ۴۳۲ھ مین اور وفات آپ کی تاریخ ۴۔ ربیع الاول ۴۷۷ھ مین ہے۔ اور عمر شریف آپ کی ۴۳ سال ہے۔ اور مزار شریف اپکا طوس مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات غوث ۴۷۷ ہے +

(۱۲) شربتِ عشقِ نبی سے مرضِ عصیان دور ہو + یوسفِ صادق خلیلِ باسخا کیواسطے

فائدہ۔ نام پاک اپکا خواجہ یوسف اور آپکے والد بزرگوار کا نام محمد ایوب ہے۔ اور آپ کی کنیت بعض تو ابو یوسف کہتے ہین اور اصل مین ابو یعقوب ہے۔ وطن اصلی اپکا ہمدان ہے نسبت ارادت آپ کی حضرت شیخ ابو علی فارمدی کیطرف ہے۔ اور شیخ ابو اسحاق شیرازی سے بھی استفاضہ کیا۔ بعمر ۱۸ سال ہمدان سے نکلکر بغداد مین مولانا ابی اسحاق سے علوم ظاہری حاصل کئے۔ مذہب اپکا حنفی تھا۔ پھر اصفہان مین بعد از تحصیل علوم شیخ عبد اللہ جوینی سے خرقۂ خلافت لیا۔ اور شیخ حسن صاحب سے بھی ایک خرقۂ تبرکاً حاصل کیا۔ بعدہٗ شیخ ابو علی فارمدی کیخدمت مین فقر و سلوک تمام کیا۔ آپ کے چار خلیفے کامل و مکمل ہے تھے۔ اول خواجہ عبد الخالق غجدوانی۔ دوم خواجہ احمد یسوی۔ سوم خواجہ حسن انداقی۔ چہارم عبد اللہ برقی۔ ولادت آپ کی ۴۴۱ھ اور وفات آپ کی ۵۳۶ھ ۲۷ ماہ رجب ہے۔ عمر شریف آپ کی ۹۵ برس ہے۔ آپ اول تو متصل ہرات مدفون ہوئے تھے بعد ازان شیخ ابن التجارنی جو کہ آپکے خاص مریدون مین سے تھا۔ آپ کی نعش مبارک کو شہر مرو مین جاکر دفن کیا۔ وہان ہی اپکا مزار مقدس ہے۔ آپکے کئی تصانیف ہے۔ (۱) زینت الحیات (۲) منازل السالکین۔ (۳) منازل السائرین۔ مادۂ تاریخ ولادت۔ مقبول ربانی ۴۴۱ھ ہے۔ اور مادۂ تاریخ وفات۔ یوسف فقنی ۵۳۶ھ ہے۔ +

ایک شخص نے آپ سے وعظ مین بے ادب ہوکر مسئلہ پوچھا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید تم مرتے وقت مسلمان نہ ہوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہوکر گیا تھا وہان جاکر عیسائی

ہوا اور مرگیا۔ سچ کہا ہے مولانا روم نے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✦ میلش اندر طعنۂ پاکان زند

(۱۳) بہر عبد خالقِ کل شاخ ایمان سبز ہو ✦ عارفِ راہِ حقیقت رہنما کیواسطے

فائدہ :- آپ خلیفہ اعظم ہین خواجہ یوسف ہمدانی کے۔ اور سر دفتر حلقۂ خواجگان نقشبندیہ عالیہ ہین۔ جائے پیدائش آپ کی شہر غجدوان بفاصلہ چھ فرسنگ بخارا شریف سے ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام عبد الجلیل ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو خضر علیہ السلام نے قبل از تولد آپ کے صالحیت کی بشارت دیکر فرمایا تھا کہ اوسکا نام عبد الخالق رکھنا۔ آپ نے شیخ صدر الدین صاحب قاضی بخارا سے تعلیم پائی ہے۔ اور اجازت ذکر خفی و ذکر نفی و اثبات خضر علیہ السلام سے پائی۔ آپ ہر روز ایک نماز خانہ کعبہ مین پڑہا کرتے تھے۔ آپ زہد و تقویٰ مین بیمثل اور علم و حلم مین و اتباع۔ سنت مین یکتا تھے۔ آپ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر طریقہ انیقہ نقشبندیہ کی بنا ہے۔ وہ اصطلاحات یہ ہیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوۃ در انجمن۔ یاد کرد۔ نگہداشت خواطر۔ وخلق با خلق۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ ان کی تفصیل و تشریح رسالہ قول الجمیل مین شاہ ولی صاحب محدث نے تحریر فرمائی ہے۔ علاوہ ازین حضرت صاحب کا ایک وصیت نامہ بھی ہے جو کہ آپنے اپنے فرزند ارجمند کے واسطے ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ وصیت نامہ ہر ایک اہل طریقت خصوصاً نقشبندی طریق والون کے واسطے ازحد مفید و نافع ہے۔ اور لازم ہے کہ حضرت صوفیہ حال اس وصیت کو اپنا آئینہ عمل قرار دین۔ وصیت نامہ یہ ہے :-

اے فرزند ترا وصیت میکنم۔ بعلم و ادب۔ و تقویٰ۔ و اتباع اہلِ سنت و جماعت۔ و گذاردن نماز باجماعت۔ و تعلیم فقہ و حدیث۔ و پرہیز از صوفیائے جہال۔ و عدم شہرت خود۔ تا آنکہ امام و موذن نباشی۔ و حاکم و قاضی شہر نباشی۔ و بر قبالہا نام خود نہ نویسی۔ با ملوک صحبت نداری۔ و خانقاہ بنا نکنی۔ و خود را شیخ نہ گویانی۔ و سماع بسیار نشنوی۔ کم گوئی۔ کم خوری۔ کم خسپی۔ و از عام خلق بگریز۔ و با مردان و زنان صحبت مدار۔ و بطلب دنیا مصروف نشوی۔ گریہ بسیار کن۔ و کم بخندی۔ و از خندہ قہقہہ احتراز کنی۔ ہیچ مخلوق را از خود کمتر ندانی۔ و خود را بہتر ندانی۔ و ظاہر خود را میارائی۔ و ناتوانی

درخدمت خلق سعی کنی - از جان و مال دریغ نداری - و مشائخان را از جان عزیز داری - و بر افعال ایشان انکار نہ کنی - و دل را مدام اندوہگین داری - و باید کہ بدن تو لاغر - چشم تو گریان - و عمل تو خالص - و دعائے تو بتضرع - و جامۂ تو کہنہ - و رفیق تو درویش - و مایہ تو عبادت - و خانۂ تو مسجد - و قلب تو خاکر - زبان تو شاکر - مونس تو ذکر - یار تو فکر باشد - و بر طریق خواجگان قائم باشی - (انور شحات) - اور جناب کی ولادت بخارا شریف مین ہوئی - اور وفات شریف شہر غجدوان مین جو کہ ایک موضع ہے توابع بخارا سے - وفات آپ کی ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ ہے - مادۂ تاریخ آپ کا - آفتاب کامل ۵۷۵ھ ہے -

چونکہ شعر مذکور مین دو نو حضرات کا نام ایک جگہ آیا ہے - لہذا اون کا ذکر بھی یہین مناسب ہے - یعنے حضرت عارف صاحب علیہ الرحمۃ بھی علوم ظاہری و باطنی و زہد و تقوای و اتباع شریعت مین کامل تھے - آپنے خرقۂ خلافت حضرت عبدالخالق غجدوانی سے حاصل کیا - اور تمام عمر اپنے پیر کی خدمت شریف مین رہے - بعد از انتقال اونکے سجادہ نشین و خلیفہ کامل بنگئے - اور آپ کی وفات یکم شوال ۷۱۵ھ ہے - عمر شریف آپ کی بہت دراز تھی - چنانچہ ان کے پیر مرشد حضرت عبدالخالق غجدوانی کی وفات ۵۷۵ھ ہے - اور ان کی خود وفات ۷۱۵ھ ہے - مدفن انکا موضع ریوگر ہے جو کہ مواضع بخارا سے ہے اور وہان سے غجدوان ایک کوس پر ہے - آپ کا مادۂ تاریخ وفات درویش صادق ۷۱۵ھ ہے -

(۱۴) فی الحقیقت پاک اور محمود تیری ذات ہے + فیض بخش اہل درد و بینوا کیواسطے

فائدہ - آپ کا اسم شریف خواجہ محمود ہے - آپ اصحاب خواجہ عارف ریوگری سے ہین اور آپ خلفا مین ممتاز و نمونہ تھے - آپ کسب گلکاری حلال کیا کرتے تھے آپ سوائے ذکر خفی کے کبھی ذکر جہر بھی کیا کرتے تھے -

نقل ہے - کہ ایک دن حضرت علی رامیتنی جو کہ خلفا عظمی خواجہ محمود سے تھے اپنے احباب اہل ذکر مین ساتھ ذکر و فکر مشغول تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک مرغ سفید عمدہ رنگ اڑتا ہوا اون کے سر سے گذرا جب نزدیک آیا تو بزبان فصیح کہا کہ اے علی مرد میدان بن اور اپنے کام مین بخوبی مضبوط ہو۔

اوس مرغ کے دیکھنے سے اور اس کلام کے سننے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی کہ اہل مجلس نہایت ہی مسرور و محفوظ ہو گئے۔ جب اہل حلقہ ہوش مین آئے تو حضرت خواجہ علی علیہ الرحمۃ سے احباب نے استفسار فرمایا۔ تو جناب نے فرمایا کہ یہہ مرغ روح تھی حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کی اور فرمایا کہ خدا نے انکو یہہ کرامت عطا فرمائی ہے کہ جس جگہہ چاہتے ہین وہان تشریف لیجاتے ہین۔ اصلی جائے سکونت آپ کی موضع انجیر فغنہ ہے جو کہ بخارا سے تین فرسنگ پر ہے۔ اور وفات آپکی ١٧ ربیع الاول ٧١٥ھ مین ہوئی۔ مزار شریف موضع وابکنی ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ شاہ عرفانی ہے۔ ÷

(۵) عزت و عظمت عطا ہو دین و دنیا کی مجھے ÷ آن عزیزان علی مشکلکشا کیواسطے

فائدہ۔ آپ قطب وقت تھے اور خلیفہ اعظم تھے۔ حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ جو شخص آپ کی صحبت مبارک مین ایک دن رہتا تو معرفت کامل طور پر حاصل کر لیتا۔ ولادت آپ کی موضع رامتین ہے جو کہ بخارا شریف سے دو فرسنگ پر ہے۔ وفات شریف آپ کی ٢٧۔ رمضان المبارک ٧١٥ھ مین ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایکسو تیس (١٣٠) برس تھی۔ اور مرقد پاک آپکا شہر خوارزم ہے۔ آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔ خرقہ خلافت چھوٹے کو عنایت فرمایا۔ بڑے صاحبزادہ کی نسبت فرمایا کہ اس کا قیام میری بعد نہین ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد از وفات عزیزان علی علیہ الرحمۃ بروز چہلم وفات پا گئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت منصور بن حلاج کے وقت کوئی حضرت عبد الخالق غجدوانی کے مریدون سے ہوتا تو اونکو بوجہ لغزش ظاہری حالت کی کبھی کوئی گرفت نکرتا۔ اور اونکو مقام وحدت سے ترقی دیکر منازل آئندہ پر عروج کراتا۔ آپکا فیضان علی الخواص و العوام ہر وقت جاری تھا۔ آپ کے بعد چار خلیفے کامل و اکمل ہے۔ اول خواجہ محمد کلاہ دوز کہ مرقد اونکا خوارزم ہے۔ دوم۔ محمد صالح بلخی ہین۔ سیوم محمد یار ردوی کہ مرقد اونکا بھی خوارزم ہے۔ چہارم محمد بابا سماسی کہ مرقد اونکا قصبہ سماس ہے جو کہ رامتین سے ایک کوس دور ہے۔

نقل ہے۔ کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ لوگون کو مزدوری پر مقرر کر کے اپنے گھر صبح سے شام تک رکھکر تربیت ذکر و فکر و مراقبہ کرتے اور روزانہ خرچ بھی دیا کرتے تھے۔ نام آپ کا عزیزان علی، پیشہ آپکا بافندگی تھا۔ ÷

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ شام کے وقت تیرہ جگھہ پر حاضر دعوت ہوئے۔ نقل ہے۔ کہ ایک دن سید اتا صاحب کا لڑکا ترک لوگ پکڑ کرلے گئے اور سید اتا صاحب آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر لڑکے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جبتک وہ لڑکا نہ آویگا مین کھانا نہ کھاؤنگا۔ کچھہ دیر گذری کہ وہان پر حاضر ہوگیا۔ بقول بعض ۲۸۔ ذلیقعدہ ۷۱۵ھ مین آپ کی وفات ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات آپ کا نفعی حشر ہے +

(۱۶) بلبل باغ طریقت قمری سروبہشت + حضرت بابا سماسی پارسا کیواسطے

فائدہ۔ آپ خلیفۂ اکبر ہین خلفا خواجہ عزیزان علی رامیتنی سے۔ آپ عرصہ دراز اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت اقدس مین رہے۔ اور فیوضات ظاہری و باطنی سے خوب حصہ لیا۔ مولد و مسکن آپ کا قصبۂ سماس ہے جوکہ بخارا شریف اور موضع رامتین سے تین فرسنگ پر ہے۔ نقل ہے۔ کہ یہہ جب کبھی کوشک ہندو پر گذرتے تو فرمایا کرتے۔ کہ اس جگہ پر کسی اہل اللہ مرد خدا کی خوشبو آتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت خواجہ خواجگان نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ تولد ہوئے تو جناب بابا سماسی نے فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہوگئی شاید وہ مرد خدا پیدا ہوگیا ہے۔ جس وقت حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ خدمت مین حاضر ہوئے تو آپنے اونکو اپنا فرزند متبنیٰ بنالیا اور حضرت امیر کلال علیہ الرحمۃ نے خلیفۂ اکمل کے سپرد کردیا۔ اور تربیت کی تاکید فرمائی۔ آپکے چار خلیفے کامل رہے۔ اول خواجہ محمد صوفی کہ مرقد اونکا قصبہ سوخار رہے۔ دوم خواجہ محمود سماسی جوکہ آپ کے فرزند ارجمند ہین۔ سوم خواجہ دانشمند علیہ الرحمۃ۔ چہارم خواجہ سید میر کلال علیہ الرحمۃ ہین۔ وفات آپ کی بتاریخ ۱۰ جمادی الاخر ۷۵۵ھ مین مرقد آپ کا موضع سماس ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ محبوب خدا ہے۔ +

(۱۷) ماہی بحر حقیقت واقف اسرار حق + سید میر کلال بادشاہ کیواسطے

فائدہ۔ آپ اپنے وقت کے مقتدا تھے۔ مولد شریف آپ کا قریہ سوخار ہے۔ آپ کسب زراعت اور پیشہ آوندگری (کمہاروں کا) کیا کرتے تھے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے۔

کتاب رشحات مین روایت ہے کہ جب آپ شکم مادر مبارک مین تھے اوس وقت مین اگر والدہ ماجدہ کی شکم مبارک مین کبھی لقمہ مشتبہ اتفاقاً داخل ہوتا تو آپ کی شکم مین از حد درد ہوتا یہانتک کہ وہ کھانا یا پینا قے ہوجاتا۔ چند بار ایسا ہی وقوع مین آیا۔ آخرش والدہ مکرمہ نے سمجھ لیا کہ یہہ واقعہ اس طفل کی برکت سے ہے۔ وفات آپ کی بقول صاحب رشحات روز پنجشنبہ بوقت صبح صادق بتاریخ ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ ہے۔ مزار شریف قصبہ سوخار جو کہ بخارا شریف سے ۵ فرسنگ اور موضع سماس سے پانچ کوس شرعی ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکا۔ امجد کلال میر سید پیشوا ہے +

(۱۸) داغ عشق مصطفےٰ کی مُہر ہو دل پر میری + نقشبند فیض عالم پیشوا کیواسطے

فائدہ۔ آپ امام اہل طریقت پیر حقیقت مقتدا اہل شریعت و معرفت پیشوائے اہل سنت و جماعت ہین۔ اور سر حلقہ خواجگان نقشبندیہ ہین۔ اور مقرب خاص و خلیفہ اعظم ہین سید میر کلال کے۔ آپ کے روئے اطہر سے ابتدا ہی میں آثار ولایت ظاہر ہوتے تھے۔ آپنے خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے بھی روحانی فیض پایا۔ اور مشائخان ترک سے بھی بہت فیض حاصل کیا۔ آپ قبلہ اولیاء وقت تھے۔ آپ کمخاب باف تھے۔ آپ حنفی مذہب تھے۔ اور شرف سیادت سے بھی مشرف تھے۔ چنانچہ سلسلہ نسب خزینۃ الاصفیا مین مرقوم ہے۔ آپکی ولادت ۷۱۸ھ ہے جیسا کہ خزینۃ الاصفیا مین مندرج ہے۔ اور بقول سفینۃ الاولیا ۴ محرم ۷۱۸ھ ہے۔ وفات شریف آپ کی شب سہ شنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ مین ہے۔ عمر شریف آپ کی ۷۳ برس ہے۔ مرقد انور آپکا موضع قصر عارفان کہ بخارا شریف سے ایک فرسنگ دور ہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا سلسلہ کہانتک پہونچتا ہے۔ فرمایا آپنے کہ کسیکے سلسلہ کی کوئی انتہا نہین یعنے خدا تک + کسی نے آپ سے پوچھا کہ ذکر خفی کا کیا طریق ہے۔ آپ نے یہہ آیت پڑھکر رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ + سنائی اور یہہ بیت پڑھا ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم مے بود اندر جہان +

نقل ہے۔ کہ آپ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے جوابدیا کہ میری یہی کرامت ہے کہ باوجود اسقدر گنہگار ہونے کے مجھے نہ زمین نگل لیتی ہے۔ نہ آسمان سے کوئی عذاب اُترتا ہے اور مین چلتا پھرتا ہون۔ سچ ہے۔ ع نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین +

آپ سے دربارہ سماع سوال کیا گیا تو جناب نے جواب دیا کہ نہ این کار میکنم و نہ ان کار میکنم۔ سماع سے مراد یہہ سماع نہین جو کہ فی زمانہ مروج ہے۔ بلکہ اوس سماع کا ذکر ہے جس کی تشریح امام غزالی نے احیاء العلوم مین تحریر فرمائی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک خاص حالت مین ایک شخص محمد زاھد نام سے کہا کہ مرجاؤ وہ مر گئے۔ پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ پس وہ زندہ ہو گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے محبوب کے بوس و کنار مین مشغول رہا صبحکو آپ کے پاس آکر اظہار اشتیاق صحبت درویشان کیا آپنے جواب دیا کہ رات کو تو یہہ یہہ کام کرو اور دن کو ہم سے یون کہو۔ وہ شخص از حد شرمندہ ہوا۔ آپ کا جب آخری وقت آیا تو وصیت فرمائی۔ کہ میرے جنازہ کے ساتھ کچھ بیہودہ نہ پڑہو صرف ایک رباعی پڑہتے جاؤ +

رباعی

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو + شیئاً للہ از جمال روئے تو

دست بگشا جانب زنبیل ما + آفرین بر ہمت بازوئے تو

آپ کی ولادت کا مادہ تاریخ۔ زاھد مشکلکشا ہے۔ اور وفات کا مادہ تاریخ فقار عرفان ہے۔ آپ کے کئی ایک رباعیات ہین +

(۱۹) شاہ بازِ لامکان و طائرِ باغ وصال + یعنے عطار علاؤ الدین ھمائیوا سطے

فائدہ۔ نام پاک آپ کا سید محمد بن محمد البخاری ہے۔ اصلی وطن آپکا بخارا شریف ہے۔ آپ خلفا مین سے ممتاز و سجادہ نشین ہین۔ سوائے خلافت کے آپ کو رشتہ دامادی بھی حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔ اس شجرہ طیبہ مین آپکی نسبت بطور بیعت و ارادت نہین بلکہ نسبت فیضانی ہے کہ حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ نے بوقت وفات آپنے خدام و مریدون کو حضرت عطار کے سپرد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شجرات مین آپکا نام درج ہے اور بعض مین درج نہین۔ صاحب رشحات فرماتے ہین کہ جب آپنے وفات پائی تو اوسی رات کو ایک نابینا درویش نے آپ کو خواب مین دیکھا تو عرض کی آپ کے ساتھ کیا معاملہ گذرا تو آپنے فرمایا کہ خدا نے مجھے وہ بزرگیان عنایت فرمائی ہین

اون کی کوئی حد نہین ہے لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ یہہ ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ چالیس فرسنگ تک جو شخص تیرے مقبرہ کے گرد اگرد مدفون ہوگا - اوس کو تیری طفیل بخشدیا جاویگا -

نقل ہے کہ ایک گروہ معتزلیون پر آپ نے نظر توجہ ڈالی تو اون کو خدا کی رویت سے جو انکار تھا وہ شک وشبہہ زائل ہوگیا -

نقل ہے - کہ آپ کے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر بد ڈالی تو جب آپکے پاس آیا تو اسبات کا ذکر نہ کیا اوسکو آپنے غصہ کی نظر سے دیکھکر فرمایا کہ وہ بات بھی کہہ نہین تو مین ہی بتاؤنگا یہہ سُنکر وہ شرمندہ ہوا اور اوس عورت کا ذکر بھی کردیا - اور آپکا فیض باطنی اس قدر تھا کہ تمام اصحاب خواجہ بزرگ نے آپ سے استفاضہ لیا - یہانتک کہ حضرت محمد پارسا نے بھی پھر بیعت کی - وفات آپ کی شب چارشنبہ کو بعد از نماز عشا بتاریخ ۲۰ ماہ رجب ۸۰۲ھ ہے - اور مدفن مبارک موضع چغانیان مین ہے - مادۂ تاریخ وفات - ولی اللہ مخدوم (۸۰۲ھ) ہے - *

(۲۰) آتش کبر و عداوت بخل سے دیجو نجات * خواجہ یعقوب ذی جود و سخا کیواسطے

فایدہ - آپ اصحاب اجلہ مین ہین - اور خلفاء مقبولیہٴ نقشبند علیہ الرحمتہ سے ہین آپ علوم ظاہری و باطنی سے ممتاز و بہرہ یاب تھے - ابتداء مین کچھہ حصہ طالبعلمی کا ہرات و مصر مین گذرا - بعد از تحصیل علوم ظاہری بخدمت فیضدرجت حضرت خواجہ بزرگ نقشبند علیہ الرحمتہ حاضر ہوئے - جب بخارا شریف مین بغرض تکمیل علم باطنی وخرائین پہونچے تو اول قران شریف سے فال کھولا یعنے جس نیت سے مین آیا ہون وہ ہوگی یا نہین - مصحف پاک کھولا تو سر ورق سطر اول پر یہ آیتہ کریمہ نظر پڑی - اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ - پس اس آیت سے اشارہ محمود سمجھکر خواجہ نقشبند علیہ الرحمتہ کی خدمت اقدس مین التماس بیعت و ارادت کیا - جناب خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کوئی کام نہین کرتا - آج استخارہ کرتا ہون اگر قبولیت ہوگئی تو بہتر ورنہ خیر - حضرت یعقوب فرماتے ہین کہ یہہ رات میری پر ہزارہا مصیبتون سی بڑھکر تھی کوئی رات اسقدر غمگین نہین گذری جس قدر یہ رات گذری ہے - کیونکہ یہہ رات گویا میری قسمت کی معیار تھی - بار بار یہی اندیشہ تھا کہ خدا جانے کیا حکم ہوتا ہے - مقبول ہونگا یا نہین - صبحکو جب جاگ کھلی تو خواجہ صاحب نے

مجھے دیکھا اور تبسم فرماکر کہا کہ تو مقبول ہے۔ بعد ازان مجھے بیعت وتلقین سے سرفراز فرماکر خواجہ عطار کے سپرد کر دیا۔ اور بعد ازان خواجہ بزرگ حضرت عطار کی زیر سایۂ عاطفت پرورش وتربیت پائی۔

نقل ہے۔ کہ حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمۃ جب آپ سے بیعت ہونے لگی تو آپ کے روئے مبارک پر کچھ چھتیان تھین جس سے اونکی دل مین کچھہ کراہت پیدا ہوئی۔ پس آپ کو یہہ خطرہ معلوم ہوگیا اور آپ ایسے نورانی شکل مین نمودار ہوئے کہ بے اختیار اونکا دل آپ کے طرف کھینچا گیا اور بیعت ہوگئے اُس وقت خواجہ یعقوب نے فرمایا کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے مجھکو فرمایا ہواہے کہ تیرا ہاتھ میرا ہی ہاتھ ہے جو کوئی تجھہ سے مرید ہوگا گویا مجھہ ہی سے ہوگا۔ نام آپ کا مولانا محمد یعقوب ہے۔ ولادت آپ کی موضع چرخ توابع غزنین سے ہے۔ وفات آپ کی ۸۵۱ھ بتاریخ ۵ ماہ صفر ہے۔ اور مزار پاک آپکا هلغتو که نواح هرات مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکی شمس الہدایت (۸۵۱ھ) ہے۔ ؛

(۲۱) مالکِ ملکِ عبادت عاشقِ معبودِ حق ؛ آن عبید اللہ شاہِ اولیا کیواسطے

فائدہ۔ نام آپ کا ناصر الدین بن محمود بن شہاب الدین احرار ہے۔
آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہین۔ ابتدا مین ولایت شاش مین متوطن رہے۔ آپ ولی مادر زاد تھے آپ کی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر باغستانی سے تھی۔ جوکہ دیہات نواح تاشقند سے تہی۔ اور نسبت آپکی بطریق شیخ عمر باغستانی سولہ واسطہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تک پہونچتی ہے۔ آپ کی والدہ خواجہ محمود شاشی کی دختر ہے۔ بہت سے مشائخین وقت سے فیض پایا۔ آپ کی کرامت کا تذکرہ مفصل خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا وتذکرۃ الاولیا مین ہے۔ منجملہ کچھ عرض کرتا ہون۔

(۱) جس وقت مولانا عبد الرحمان جامی سے آپنے اپنے مرید ہونے کے اور حضرت مولانا چرخی کی شکل نورانی مین ظاہر ہونے کی بیان فرمائی تو آپ بھی خواجہ احرار بطریق خلع ولبس اونکے روبرو ایسی نورانی شکل مین ظاہر ہوئے کہ جو مولانا جامی کے محبوب تھے۔

(۲) خواجہ ہندو ترکستانی آپکے مرید ایک ہوا مین اڑتے تھے آپنے یہہ حال گستاخی آمیز دیکھکر اونکا

سب مال چھین لیا۔ بہت عاجزی کی مگر ندیا۔ تب اونہون نے آپ کو اکیلا پاکر مارنا چاہا تو لپک کر
آپ پر حملہ کیا۔ اور چھری مارنے کا قصد کیا آپ اُسیوقت ایک چرواہے جنگلی کے شکل بنکر ظاہر ہوئے۔
وہ حیران ہوگئے۔ چھری اوسکے ہاتھ سے چھین لی اور پھر اصلی صورت مین نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اب
بتا تیرا کیا حال کرون۔ وہ قدمون پر گر پڑا۔ آپنے خطا معاف کرکے جو کچھ چھین لیا تھا واپس عنایت کیا۔
(۳) شیخ ابوسعید جو آپ کے معتقدون مین سے تھے ایک عورت جمیلہ پر ایک روز اپنے مکان پر
ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے ناگاہ حضرت خواجہ حضرت احرار کی آواز سنی کہ اے ابوسعید کیا کرتا ہے
ابوسعید یہہ سنتے ہی تھرا تھرا گئے اور اوس کام سے باز رہے۔ +
(۴) آپکے کچھہ خدام بازار گئے تھے وہان ایک صاحب جمال کو ایک شخص دیکھنے لگا تھا تو اور ونے
منع کیا اوسنے کہا کہ مین بنظر شہوت نفس نہین دیکھتا جب آپکے پاس وہ آیا تو آپنے آتے ہی پہلے ہی
فرمایا کہ مین تو ابتک نفس کے مکر و خطرہ سے بیدڑ نہین ہون تو آپ ایسے کب سے ہوگئے کہ بدون شہوت
نفس کے دیکھتے ہی وہ از حد شرمندہ ہوا۔ آپ بہت ہی اشراف خواطر رکہتے تھے۔ جو جو خطرہ کسی کے دل پر
گذرتا آپ اوس کو پکڑ لیتے اور فرما دیتے تھے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کے پاس بیٹھکر کسی طرح کا خطرہ
جی مین لاوے۔
ولادت آپ کی ماہ رمضان ۸۰۶ھ۔ مادۂ تاریخ۔ تاج عارفان ہے اور وفات آپ کی بروز ہفتہ
۲۹۔ ربیع الاول ۸۹۵ھ مین ہے۔ لفظ مادۂ تاریخ وفات مرشد عارف ہے۔ عمر شریف آپکی
۸۹ سال ہے۔ اور مزار مبارک شہر سمرقند مین ہے۔ +

(۲۲) اور لباس زہد و تقوی بخش ای رب ودود + خواجۂ زاہد محمد پارسا کیو اسطے

فائدہ۔ آپ خلفاء عظیمۂ خواجہ احرار سے ہین۔ علم ظاہری باطنی مین خوب حصہ وافر رکہتے تھے۔
تفرد و تجرید و توحید و ورع مین مقامات عالیہ پر تھے۔ قبل از حاضر ہونے خدمت خواجہ سے کئی سال
عبادت و ریاضت مین خرچ کئے بعد از مجاہدہ کثیرہ کے آپکو خواب مین اشارہ ہوا۔ آپ اپنی جگہہ سے
بہ نیت ارادت و بیعت بطرف خواجہ روانہ ہوئے۔ جب نزدیک پہونچے تو خواجہ احرار نے بھی بنور باطن
اس واقعہ پر اطلاع پاکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے مکان سے نکلے۔ راستہ مین ہر دو حضرت کا اتفاق ہوا

آپسمین مصافحہ و معانقہ کیا۔ ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے۔ اور خواجہ صاحب نے مولانا زاھد صاحب کو بیعت سے مشرف کیا۔ اور آناً فاناً مکمل کر کے اوسی وقت اجازت و خرقہ خلافت عطا فرما کر وہین پر رخصت کیا۔ اور سوائے اس ایک صحبت و ملاقات کے بار دیگر ملاقات نہین ہوئی۔ شیخ شرف الدین صاحب روضۃ السلام مین فرماتے ہین کہ مولانا زاھد محمد حضرت خواجہ یعقوب کے اقربا سے ہین۔ وفات شریف آپ کی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ مین ہے۔ اور مزار پاک موضع وخش ہے۔ مادۂ تاریخ وفات۔ فیض الٰہی ۹۳۶ھ ہے۔ +

(۲۳) عجز و مسکینی و درویشی و دلسوزی ہم + ہو عطا درویش حق مردِ خدا کیواسطے

فائدہ۔ اسمِ شریف آپکا درویش محمد ہے۔ آپ حضرت مولانا زاھد محمد کے اصحاب نامدار و خلفاء کبار سے ہین۔ آپ بصفت علم ظاہری و باطنی بھی متصف تھے۔ اور جود و سخا کی صفت سے بھی خاصۃً موصوف تھے۔ صاحب تذکرۃ الاصفیا فرماتے ہین کہ خواجہ درویش محمد صاحب قبل از بیعت ۱۵ برس مجاہدہ و ریاضت و تفرید مین رہے۔ ایک دن آپ کو بھوکھ لگی آپ بیقرار ہوئے اور آسمان کیطرف متوجہ ہوئے تو اوسی وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو بہتر ورنہ مولانا زاہد محمد صاحب کیخدمت مین حاضر ہو جاؤ وہ آپکو تعلیم صبر وغیرہ فرما دینگے۔ پس بمجرد اس فرمان کے آپ زاہد محمد صاحب کیطرف روانہ ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور تکمیل کو پہونچے۔ وفات آپ کی ۱۹ محرم ۹۷۰ھ مین ہوئے اور روضہ مبارک آپکا موضع اسقرار علاقہ شہر سبز آباد مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپ کی۔ مست عشق ۹۷۰ھ ہے۔ +

(۲۴) خازنِ انوار احمد گنج بخش خاص و عام + شافع محشر محمد مقتدا کیواسطے

فائدہ۔ آپ کا نام مبارک مولانا محمد مقتدا ہے۔ آپ فرزند ارجمند و خلفاء حق پسند خواجہ درویش محمد صاحب سے ہین۔ تربیت ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ فکر و ذکر و عبادت و ریاضت مین از حد ساعی و کوشاں تھے۔ اور تیس ۳۰ برس تک اپنا احوال چھپاتے رہے۔ آپنے قبل از رحلت اپنے ایک خط بنام خواجہ باقی اللہ صاحب تحریر فرمایا جسکے آخر مین یہہ دو بیت درج تھے۔ +

زمان تازمان مرگ یاد آیدم + ندانم کنون تا چہ پیش آیدم
جُدائی مبادا مرا از خدا + دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

آپ کے حالاتِ کرامات نہایت عجیب وغریب ہین - (۱) ایک دفعہ تین آدمی آپ کی امتحانِ کرامت کے لئے آئے - جوجو ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین سوچا تھا آپنے وہی بیان فرمادیا - اور نصیحت فرمائی کہ اس گروہ صوفیہ کا حال مختلف ہوتا ہے - اُن کے پاس بہ نیت امتحان نہ آنا چاہئے - کیونکہ اس کو بے ادبی کہتے ہین بے ادب آدمی فیض و برکت سے محروم رہتا ہے ان کی زیارت خالصاً للہ کرنی چاہئے - +

از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد + بلکہ در آتش ہمہ آفاق زد
ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد + تا دلِ مرد خدا نامد بدرد

(۲) ایک دن عبداللہ خان والئی توران نے آپکو خواب مین دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کمربستہ کھڑے ہین - صبحکو دیکھکر پہچان لیا - اور بہت معتقد ہوا - وفات شریف آپ کی بقول صاحب روضۃ السلاطین ۲۲ شعبان اکہزار آٹھ ہے - عمر شریف آپ کی ۹۰ برس مزار شریف آپکا شہر امکنگ ہے جوکہ مقامات سمرقند مین ہے - مادۂ تاریخ وفات - نتیجے زمان ہے +
(۱۰۰۸ھ)

(۲۵) دائمی حاصل لقا ہو عالم فانی ہو دور رہ + حضرتِ باقی باللہ با خدا کیواسطے

فائدہ - یہہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ ہین - آپ کمالات ظاہری و باطنی مین یکتا اور جذب و عشق مین بنظیر تھے - آپ دراصل سمرقند و کابل کے ہین - آپ والد کیطرف سے شیخ عمر باغستانی تک نسبت آبائی رکھتے ہین - جکا ذکر شعر ۲۱ مین گذرا ہے - اور علم ظاہری مولانا محمد صادق حلوائی سے حاصل کیا ہے - اور خواجہ بہاؤالدین مشکلکشا نقشبند علیہ الرحمۃ سے نسبت اویسی رکھتے تھے - اور روحانی طور سے حضرت عُبیداللہ احرار سے بھی استفاضہ حاصل کیا - اور بیعت وارادت حضرت مولانا محمد مقتدا امکنگی سے ہے - آپ ہر روز بعد از عشا نماز تہجد تک دو قرآن کریم کا ختم فرماتے - اور بعد از تہجد نماز صبح تک ۲۱ پارہ سورۂ یٰسین تلاوت فرماتے - بعد ازان کہا کرتے کہ رات کو کیا

ہو گیا کہ جلد ہی گذر گئی ہے۔ آپ کے خوارق و کرامات تواز حد چنانچہ خزینۃ الاصفیا و تذکرۃ الاولیا و تذکرۃ الاصفیا مین مندرج ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ شروع کی چونکہ امام کے پیچھے الحمد[۱] وغیرہ کا پڑھنا سخت منع بلکہ نماز کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے لہذا حضرت سید نا مرشدنا ہادینا سراج الائمہ امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح اوسی وقت حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے باقی باللہ ہمارے مذہب (حنفی) مین بڑے بڑے اولیا و علما و صلحا و محدثین و مفسرین داخل ہین اونہون نے باتفاق امام کے پیچھے پڑہنا ترک کر دیا ہے۔ اسیواسطے تمکو بھی قرۃ خلف امام ترک کرنا چاہئے۔ پس آپنے قرۃ امام کے پیچھے ترک کر دی۔

نقل ہے۔ کہ شیخ چاند مرض عینت (نامردی) مین مبتلا تھے۔ آپنے اوسکو سینہ سے لگا کر توجہ دی وہ مرض خدانے دور کر دیا۔

نقل ہے۔ کہ ایک لڑکا جوان قلعہ پر سے گر کر مر گیا تھا آپنے فرمایا کہ مرا نہین ہے ضعف سے ایسا ہو گیا ہے۔ آپکے حجرہ مبارک مین اوسکو لائے تو آپنے تھوڑی دیر بعد اوسکو ہاتھ پکڑ کر باہر لائے اور فرمایا کہ دیکھو مرا نہین ہے۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ھ مین ہوئے۔ اور عمر شریف آپ کی چالیس سال ہے۔ مزار شریف آپکا شہر دہلی بیرون دروازہ متصل قدم شریف ہے۔ مادۂ تاریخ غیب ۱۰۱۲ھ ہے۔

(۲۶) بہر سلطان طریقت تیرہ باطن صاف ہو۔ شیخ احمد شمس دین بدرالدجا کیواسطے

فایدہ۔ آپکے فضائل و کمالات و خوارق و کرامات کتب سیر مین بہت ہی شرح و بسط سے مرقوم ہین آپ امام طریقت و مقتدائے شریعت ہین۔ آپ رافع بدعت و محیی سنت تھے۔ اسم شریف آپکا شیخ احمد نسبت فاروقی اور لقب بدرالدین اور کنیت ابوالبرکات ہے۔ آپ کی نسبت و ارادت طریقہ نقشبندیہ مین شیخ عبدالباقی کے ساتھ ہے۔ اور نسبت قادریہ شاہ اسکندر کیتھلی کے ساتھ اور نسبت صابریہ چشتیہ اپنے والد ماجد شیخ خواجہ عبدالاحد کے ساتھ ہے۔ اور فیض سہروردیہ بھی خواجہ عبدالاحد صاحب سے ہی پایا۔ علاوہ ازین سلسلۂ شطاریہ و مداریہ و کبرویہ وغیرہ کا فیض بھی

[۱] اس مسئلہ کو ہمنے رسالہ ضرب شدیدہ بر جگر منکر تقلید مین مفصل بیان کیا ہے وہ بلاقیمت تقسیم ہوا۔

آپنے والد سے ہی پایا۔ آپنے اپنے مقامات و مراتب مین اس قدر ترقی پائی کہ خود حضرت باقی باللہ صاحب
حلقہ مین تشریف لاکر فرمایا کرتے کہ شیخ احمد ایسا آفتاب ہے کہ دونو عالم اُس سے منور ہین۔
اور شیخ احمد صاحب اکثر فرمایا کرتے کہ طریقۂ ما طریقۂ صحابۂ کرام است و نزد فقیر یک گام در طریقی
زدن برابر ہزار گام است در طریق دیگر پہلے تمام علماء عصر و فضلاء دہر مین سے حضرت شیخ احمد صاحب
کو لقب مجدد کا مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی کے زبان مبارک سے ظاہر ہوا۔
اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی بھی قائل بہ مجددیت و افضلیت ہوگئے تھے۔ اور مولانا
جلال الدین سیوطی اور خواجہ شیخ بدر الدین نقشبندی وغیرہ علماء کرام نے یہہ حدیث دربارہ
تعریف و بشارت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریر فرمائی ہے۔ وہ یہہ حدیث ہے۔
یَکُوْنُ فِی اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا
مِنَ النَّاسِ یعنے میری امت مین ایک شخص ہوگا جسکو بوجہ اصلاح و اتحاد کرانے کے صلہ کہینگے۔
اوس کی شفاعت سے اس قدر لوگ بہشت مین جاوینگے۔ اور خود شیخ احمد صاحب نے ایک جگہ اپنے
مکتوبات مین فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَۃً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَمُصْلِحًا
بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ یعنے شکر اوس خدا کا جسنے مجھے بنایا۔ دو دریاؤن کے ملانے والا اور دو فریق کے
اصلاح کرانے والا۔ مدت مدید سے دو فرقے وجودی و شہودی باہم سخت تنازع رکھتے تھے۔ آخرش
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ادلۂ قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہر دو فریق کے مسائل و عقاید پر معقولانہ
بحث کر کے مسئلۂ وحدت وجود و وحدت شہود کو صاف و سہل کردیا۔ اور ہر دو فریق کی صلح کرائی۔
چنانچہ مکتوبات کے ناظرین پر روشن ہے۔
نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ مراقبہ مین تھے یکایک خدا کی طرف سے یہہ الہام ہوا۔ غَفَرْتُ لَکَ
وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔
یعنے تجھکو اور تیرے وسیلہ دارون مریدون کو مینے بخشدیا ہے۔
نقل ہے۔ کہ ایک دن حضرت محمد نعمان (یہہ آپکے خلیفۂ خاص ہے) کو زیارت جناب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہوئی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر محمد نعمان سے کہدے کہ شیخ احمد کا مقبول

ہمارا مقبول ہے شیخ صاحب کا مردود ہمارا مردود ہے - اور ہمارا مقبول یا مردود خدا کا مقبول یا مردود ہے -

نقل ہے - کہ ایک شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا ایک دن مطالعہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کر رہا تھا کہ امیر معاویہ کے تعریف و توصیف کا مقام پڑہکر بیزار ہوا اور مکتوبات شریف کو بہت سختی و غصہ سے زمین پر مارا اوسی رات کو خواب مین دیکھا کہ حضرت شیخ امام ربانی علیہ الرحمۃ آئے اور کان سے پکڑ کر فرمایا کہ اے نادان میری کلام پر غصہ و معترض ہے - چل تجھکو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے پاس لیجلون - چنانچہ امام ربانی کھینچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس مین کھڑے ہو کر عرض کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی باب مین یہہ شخص مجھپر معترض ہے - اور غصہ سے زمین پر کتاب کو پھینکدیا ہے - اور حضرت علی نے فرمایا کہ اے شخص خبردار اصحاب نبوی کے حق مین کبھی کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ کہنا اور نہ عداوت کرنا - یہہ شخص معترض چونکہ نہایت ضدی تھا اسلئے یہہ کلام حضرت علی کی سُنکر متوہم ہوا اور اولہ سے تردید پر مستعد ہوا حضرت علی نے فرمایا کہ یہہ شخص تو بدظن سنگدل ہے اسکے سینہ پر ایک دھپڑ لگاؤ تاکہ اوس کا سینہ صاف ہو اور توبہ کرے - چنانچہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے زور سے اوسکے سینہ پر دھپڑ لگایا فوراً اوسنے توبہ کی - جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ ضرب سینہ پر موجود تھی - فی الفور بحضور جناب شیخ احمد صاحب تائب ہو کر مرید صادق بنگیا -

نقل ہے - کہ ایک دن ایک شخص کو آپنے سفر کو روانہ کر کے فرمایا کہ اگر راستہ مین کوئی مصیبت و مشکل آن پڑے تو مجھکو یاد کر لینا جب وہ سفر مین ایک بیابان مین پہونچا تو ناگاہ ایک شیر ببر بہت غصہ سے نکلا اور حملہ کرنے پر مستعد ہوا فوراً اوسنے آپکا نام پاک زبان پر لایا تو آپ اوسی وقت حاضر ہوئے اور آپنے اوس شیر کو بہگا دیا اور اوس مسافر کو معہ قافلہ کے نجات دلا کر سیدہا راستہ پر چلا یا ؟

نقل ہے - کہ جو شخص میری طریقہ مین بالواسطہ یا بلا واسطہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوگا اون سب کو خدا نے میری پیش نظر کر دیا ہے - اگر چاہون تو ہر ایک کا نام و مقام بتادون - اور آپنے فرمایا ہے کہ مجھکو بشارت ہوئی ہے کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑہیگا اوس میت کو بخشدونگا - آپنے فرمایا کہ جو جو کمالات کہ نوع بشر کے لئے آیندہ ممکن ہین وہ خدا نے اس عاجز کو عنایت کئے ہین -

باستثنار کمالات نبوۃ آپ گیارھوین صدی کے مجدد ہین - اور صاحب روضتہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت شیخ احمد علیہ الرحمتہ کے دو خارق اعظم صفحہ ہستی پہ رہگئے ہین - ایک تو آپ کے مکتوبات شریف - دوم آپ کی اولاد پاک - اگر زیادہ آپ کے حالات کی ضرورت ہو تو رسالہ مقامات امام ربانی اردو مطبوعہ دہلی مین پڑھو - آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۱۴ - ماہ شوال ۹۷۱ھ روز جمعہ ہے اور وفات شریف بروز سہ شنبہ بتاریخ ۲۶ - ماہ صفر ۱۰۳۴ھ ہوئی - عمر شریف آپکی ۶۳ برس ہے - مزار شریف آپکا سرہند شریف مین ہے - مادہ تاریخ ولادت - اشرف نقیبی ہے - مادہ تاریخ وفات احمد صراط المستقیم ہے -

(۲۷) عفت و عصمت طہارت پارسائی اتقا + کر عطا معصوم از سہو و خطا کیو اسطے

فائدہ - اسم شریف آپکا خواجہ محمد معصوم ہے علیہ الرحمتہ - اور لقب آپکا عروۃ الوثقی اور آپ فرزند ثالث شیخ احمد علیہ الرحمتہ ہین - نسبت شریف آپکا از راہ اجداد امجاد گیارہ واسطہ سے سلطان فرخ بادشاہ کابل تک پہونچتا ہے - اور انیس واسطہ سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے - مقام آپکا بوجہ علو استعداد در ولایت محمدی المشرب تہے - ۱۶ برس کی عمر تک جملہ علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علم باطنی مین آپ سب بہائیون مین سے سبقت لیگئے - یہانتک کہ آپ کے والد ماجد نے باوجود صغر سنی و کم عمری کے اپنے مریدون کی تربیت فرمانے کی اجازت فرمائی - آپ کے مریدون کی تعداد نو لاکھ سے زیادہ تھی - اور سات ہزار آپکے خلیفہ تھے - اور میر محمد بدخشانی اپنی کتاب تذکرۃ المشائخ معصومہ مین تحریر فرماتے ہین - کہ ایک دفعہ معظمہ مین ایک لڑکا مر گیا اور اوسکے والدین بوجہ غلو و افراط محبت بہت ہی جزع و فزع و گریہ و زاری کرتے تھے یہانتک کہ اونکا حال ابتر ہو گیا - وہ گریان و نالان آپکے پاس آئے حضور نے نہایت الحاح و تضرع سے ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی خدا نے قبول فرمائی وہ بچہ زندہ ہو گیا -

نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک شخص کہین تجارت کو گیا اتفاقاً مع مال و اسباب جہاز پر سوار ہوا اور جہاز ہلاکت و گرداب مین آگیا - جب غرق ہونے پر پہونچا تو حضرت شیخ محمد معصوم علیہ الرحمتہ کو یاد کر کے ایکہزار روپیہ نذر رکھا اوسی وقت ایک اور طرف سے ہوا چلی تو وہ جہاز بہ صحت و سلامتی تلاطم سے

باہر ہوگیا۔ اور منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ جب وہ شخص آپ کے پاس آیا تو پانچسو روپیہ نذر پیش کیا حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اوس تباہی و غرقابی مین تو ہزار روپیہ اور اب پانچسو روپیہ وعدہ کا ایفاء واجب ہے۔ وہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ہزار پورا نذر کرکے معافی چاہی۔+

نقل ہے۔ کہ شاہجہان آپ کی خدمت مین حاضر ہونے کی بہت ہی استدعا کرتا تھا۔ مگر آپ نے قبول نفرمایا۔ اور عالمگیر بادشاہ آپکا مرید ہوا مگر دولت صحبت آپ کی بھی اوسکو نصیب نہوئی۔+

نقل ہے۔ کہ محمد صدیق صاحب پشاوری کہتے ہین کہ دوبار بوقت مصیبت مینے آپکو یاد کیا آپ فوراً تشریف لائے اور اوس مصیبت سے رہائی دلوائی۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے محمد معصوم کو خلعت قبولیت عطا فرمایا ہے۔ اور آپ کی مٹی کا خمیر بقیہ خمیر طینت جناب حبیب حق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۰۰۹ھ مین ہوئی اور وفات شریف آپ کی سنہ ۱۰۸۰ھ بتاریخ ۹۔ ربیع الاول یا ایکہزار اوناسی [۱۰۷۹ھ] ہے۔ عمر شریف آپ کی ۷۱ یا ۷۲ سال تھی۔ بلفظ مادۂ تاریخ ولادت۔ یار حق مخدوم [۱۰۰۹] ہے۔ اور بلفظ مادۂ تاریخ وفات زاہدی غنی [۱۰۸۰] ہے۔ مزار شریف آپکا سرہند شریف مین ہے۔ ضرور ہی دیکھو۔+

(۲۸) خاتمہ بالخیر و با ایمان میرا کیجیو + حجۃ اللہ آن امام اتقیا کیواسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا حجۃ اللہ اور لقب نقشبند ثانی اور خرقۂ خلافت اپنے والد ماجد شیخ محمد معصوم سے پایا اور علم ظاہری و باطنی مین یکتا تھے اور فقر و زہد و تقویٰ مین خوب مضبوط و ثابت قدم تھے۔ جب آپ حج بیت اللہ کیطرف روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ ۲۵ ہزار حاجی روانہ ہوئے کل کا خرچ و زاد سفر آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اوس قافلہ مین چند روافض بطور تقیہ داخل تھے حضور کو خدا نے مطلع کردیا۔ آپنے فرمایا کہ کئی لوگ ایسے ہمارے قافلہ میں ہین کہ ظاہر اونکا صاف اور باطن اُنکا ناپاک ہے اُسی اثنا مین باد مخالف سے جہاز گھوم کر یمن کیطرف متوجہ ہوکر ایک کنارہ پر پہونچ گئے۔ اوس جگہ پر قوم خوارج ترقی پر تھے۔ اُنہون نے حسد و عداوت کو اس حد تک بڑھایا کہ قتال و جدال تک نوبت آئی۔ جب بہت ہی تکلیف پہونچی تو آپنے دعا فرمائی۔ فی الفور خدا نے قبول کرلی۔ چنانچہ ۱۲ علماء وغیرہ کو خواب مین دیکھا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہین اور سب قوم خوارج و روافض کو طلب کرکے فرمایا کہ

نہایت افسوس ہے کہ اہلِ بیت کے ساتھ الفت اور خلیفۂ پیغمبر سے عداوت - چند کس کو فرمایا کہ اونکو مارو جب خواب سے بیدار ہوئے تو زدوکوب کا اثر بدنون پر موجود تھا - پس بعد از قدرے گفتگو کے وہ علما وغیرہ تائب ہوکر مرید ہوگئے - وفات شریف آپ کی ۲۹ محرم ۱۱۱۴ھ - مزار مبارک آپکا سرہند شریف - اور لفظ مادۂ تاریخ وفات - مولا نقشبند ثانی ہے - ✦ ۱۱۱۴ھ

(۲۹) کون ہے تجھ بن میرا جیسا ہون دیوانا ترا ✦ رحم مجھپر زُبیر اولیا کیواسطے

فایدہ - اسم شریف آپکا محمد زُبیر ہے - آپ نبیرہ و خلیفۂ نقشبند ثانی ہین - آپکو خدا نے دولت دنیا و دین عطا کی تہی - آپ کے وقت کے امرا وغیرہ سب آپ کے معتقد و مرید تھے - وظیفہ دائمی آپ کا یہہ تھا - ۲۴ ہزار کلمہ طیبہ - ۱۵ ہزار اسم ذات - اور صلواۃ الاوابین اور ۱۰۰۰ ہزار کلمہ شریف - اور نماز تہجد مین چھ بار سورۂ یٰس - اور بعد از قیلولہ دو رکعت پڑہتے جنمین قران مجید ختم کرتے - بعد از عصر درس حدیث و تصوّف فرماتے - وفات شریف آپ کی بروز چہارشنبہ بتاریخ ۴ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ مین ہوئی - مزار شریف آپکا سرہند شریف - لفظ مادۂ تاریخ وفات - مشتاق محمد زُبیر ہے - ✦ ۱۱۵۲ھ

(۳۰) روئے انوار خوئے والاجند اصد مرحبا ✦ خواجہ قطب الدین اشرف مہ لقا کیواسطے

فایدہ - آپکا نام نامی بشاہ قطب الدین بخاری اور معروف بہ محمد اشرف اور لقب آپکا حمید حسین ہے - ولادت آپ کی ملک ماوراءالنہر مین ہے - آپ خلیفۂ اکبر ہین خواجہ زُبیر علیہ الرحمۃ کے علاوہ مجاہدہ و ریاضت باطنی کے آپ عالم حدیث و فقہ و تفسیر وغیرہ تھے اور درس بھی فرمایا کرتے تھے - آپنے سرہند شریف مین آنکر علم باطنی حاصل کیا اور بعد از انتقال اپنے پیر روشن ضمیر کی مسند خلافت پر بیٹھے - کچھہ عرصہ تک سرہند شریف مین مقیم رہے - بعد از مدت مدید کے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ناحق شروع ہوگیا - یہانتک خواجہ قطب الدین کی تغیرت و رنجیدگی سے سرہند فناہ و تباہ ہوگیا - اسی واسطے امام رفیع الدین صاحب کو بانی سرہند کہتے ہین اور خواجہ قطب الدین صاحب کو فانی سرہند کہتے ہین - چھہ برس تک سرہند مین لرزہ و زلزلہ رہا -

آپ نے وہان سے رخصت ہو کر گیارہوین صدی مین مدینہ منورہ قیام فرمایا۔ آپ کی وفات ۱۱- رجب ۱۰۸۰ھ مین ہوئی۔ اور مزار پاک آپکا آدم بنوری و خواجہ محمد پارسا کے پاس مدینہ منورہ مین ہے۔ اور آب سقف روضہ عثمانی کا آپ کے مرقد پر گرتا ہے۔ لفظ تاریخی یہہ ہے۔ ظفر ۱۰۸۰ھ ہے۔ +

(۳۱) دل کی حسرت ہے یہی اور التجا میری یہی + ہو جمال اللہ کا حاصل گدا کیواسطے

فایدہ - اسم شریف آپکا سید حافظ جمال اللہ صاحب بن سید محمد درویش صاحب ہے۔ نسب نامہ آپکا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ بخارا شریف سے آپ سپاہیانہ لباس مین آئے۔ اور سرہند شریف مین قیام فرمایا۔ مگر اس سے پہلے وہ عملیات و قصاید خوانی کرتے اور تلوار باندھکر ملک کی سیر و سیاحت کیا کرتے۔ اور علم ظاہر بھی حاصل تھا۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ جب سرہند شریف پہونچے تو جناب خواجہ محمد اشرف صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی بعد از ویرانی سرہند کے رامپور المعروف بہ مصطفےٰ آباد تشریف لیگئے۔ آپ عیال نہ رکھتے تھے۔ آپکے بعد تین خلیفہ رہے۔ اول شیخ صحرائی علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ شاہ درگاہی رامپوری۔ سیوم شاہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری۔ وفات آپ کی تین یا چار ماہ صفر ۱۲۰۹ھ مین ہوئی۔ مرقد آپ کا رامپور متصل دروازہ عیدگاہ۔ لفظ مادہ تاریخ۔ منظر حیا ۱۲۰۹ھ ہے۔ +

(۳۲) مرض دل بڑھتا گیا ہے اب تو اے عیسےٰ میرے + کر دوا ہو وے شفا طالب شفا کیواسطے

فایدہ - اسم شریف آپکا محمد عیسےٰ ولادت آپ کی موضع چودہ علاقہ ملتان مین ہے۔ آپ خلیفہ اکبر و مقرب خاص ہین حضرت حافظ جمال اللہ صاحب کے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے۔ اور علم ظاہری باطنی مین بے نظیر تھے۔ آپ ہر روز حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ چند عرصہ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت فیضدرجت مین رہکر تاج خلافت پایا۔ اور گنڈاپور ضلع جون مین اقامت پذیر ہوئے۔ آپ کے تین فرزند تھے۔ ایک خواجہ پیر محمد صاحب دوم خواجہ جان محمد صاحب سیوم علی محمد صاحب علیہم الرحمۃ۔ بعد از وفات پدر عالیقدر خود مسند

مشیخت پر خواجہ جان محمد صاحب بیٹھے۔ وفات آپ کی ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ مرقد شریف آپکا موضع گنڈاپور مین ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکا۔ مظفر ۱۲۲۰ھ ہے۔

(۳۳) شیخ عالم قطب اعظم غوث و فیاض زمان + فیض اللہ فیض دہ شاہ و گدا آپکو واسطے

فائدہ۔ ولادت باسعادت آپ کی ملک تیراہ افغانستان مین ہے۔ فیض حقیقی ذخزائن مخفی آپ نے حضرت خواجہ محمد عیسٰے علیہ الرحمۃ گنڈاپوری سے حاصل کیا۔ اور بعد از خدمت و ریاضت کثیرہ کے خرقہ خلافت بھی آپکو عطا کیا گیا۔ آپ سپہ گری مین ملازم تھے۔ تنخواہ کے علاوہ جو کچھہ موجود ہوتا فقرا و درویشون کو خیرات و صدقات دیا کرتے۔ ایکدن آپکا پہرہ ایک برج پر تھا۔ اور آپ ایک وقت کھڑے تھے کہ ناگاہ حضرت سید حافظ جمال صاحب شکار کھیلتے کھیلتے اوس طرف سے گذرے۔ اور آپ کی نظر کیمیا اثر حضرت فیض اللہ پر پڑی تو یہہ حضرت سخت بیہوش ہو گئے۔ حضرت حافظ صاحب آپ کو کمال محبت سے اپنے ساتھہ لیکر گھر لے گئے اور چند مدت کے بعد آپکو حضرت محمد عیسٰے صاحب اپنے خلیفہ خاص کے سپرد کر کے خود رخصت فرما گئے۔

نقل ہے۔ کہ ایکدن خواجہ محمد عیسٰے صاحب نے فرمایا کہ اے فیض اللہ چلو تمکو خواجہ خضر علیہ السلام کی زیارت کرائین۔ آپنے فرمایا کہ بے ادبی معاف میرے خضر تو آپ ہی ہین جو کچھہ مجھے پہنچیگا۔ تو آپ ہی کے ذریعہ وسیلہ پہنچے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہین مبادا ایسا نہو کہ اون کی جلالت مجھپر غالب آجائے اور آپکو کہین بنظر حقارت دیکھون۔ اس خوش اعتقادی سے آپ بہت ہی خوش ہوئے اور آپ اس قدر محو ہوئے کہ گریہ نمودار ہوا۔ اسی اثنار مین خواجہ محمد عیسٰے علیہ الرحمۃ نے آپکو بغل مین لیکر خوب معانقہ کیا اور منزل مقصود تک پہونچا دیا۔ اور آپکو فرمایا کہ یہان سے چلے جاؤ کہ سلطنت کفار ہونے والی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ ایک راستہ مین تھکان کی وجہ سے بیٹھ گئے اور وہان پر ایک خشک درخت کہنہ بھی تھا۔ چند اشخاص مسافر اوس طرف سے گذرے تو اون مین ایک نے کہا کہ یہہ کون شخص ہے۔ دوسرے نے کہا کہ کوئی فقیر درویش ہوگا کسی نے جواب دیا کہ اگر فقیر ہوتا تو کیا یہہ درخت سبز ہو جاتا۔ حضرت فیض احمد صاحب نے دعا فرمائی تو وہ درخت فوراً سبز بھی ہوا اور پھل پھول بھی اوسکو لگ گئے۔ پس آپنے وہین پر قیام

اور ہزارہا لوگ آپ کے طالب و مرید ہوئے - اور پہلے پہل بابا جی تیراہی مشہور ہو گئے - آپ کی وفات شریف بتاریخ ۸ - ربیع الاول ۱۲۴۵ھ - مزار شریف آپکا موضع تینؔ ٹی شریف ملک تیراہ مین ہے - مادۂ تاریخ وفات آپکا - درمنظومہ ہے - + ۱۲۴۵ھ

(۳۴) معدن علم و ہدایت مظہر نور خدا + خواجہ نور محمد باصفا کیواسطے

فائدہ - اسم شریف آپکا خواجہ نور محمد صاحب المعروف بابا جی تیراھی ہے - آپ نے فیض باطنی اپنے والد ماجد حضرت فیض اللہ صاحب سے حاصل کیا - اور بعد از انتقال پدر عالیقدر کے مسند خلافت پر بیٹھے - جب جملہ اطراف و اکناف سے خلقت جوق در جوق آنے لگی اور علماء و فضلا داخل طریقت ہوتے گئے تو لوگون کو بوجہ ملک یاغستان راستہ مین بہت ہی تکلیف ہوتی تھی - آپ نے اپنے موضع تیزئی شریف سے ڈیرہ اٹھا کر بمعہ اہل و عیال - اسباب و مال موضع چورہ شریف ملک چنداول مین جائے گزین ہوئے - ولادت شریف آپ کی ملک تیراہ ہے اور آپکے چار صاحبزادہ باکمال تھے - اول خواجہ احمد گل صاحب علیہ الرحمۃ - دوم خواجہ فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ - سیوم خواجہ دین محمد صاحب دام فیضہٗ - چہارم شاہ محمد صاحب علیہ الرحمۃ - یہہ ہر چہار حضرات اپنے والد ماجد کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے - آپ کے انتقال کے وقت آپکے پاس جنابہ حضرت شیخ الشیوخ مرشدنا ہادینا حضرت فقیر محمد صاحب موجود تھے اور سر مبارک بابا جی صاحب کا حضرت صاحبزادہ دوم کی زانو مبارک پر تھا - اور انہون نے بدست خود تجہیز و تکفین کی اور غسل بھی دیا - اور اپنے ہاتھ مبارک سے حضرت بابا جی کو لحد شریف مین لٹایا - اور جو کچھہ جناب خواجہ نور محمد صاحب کا فیض باطنی اور خزانہ مخفی تھا وہ اوسی وقت حضرت فقیر محمد صاحب کو عطا کیا گیا - آپ کی وفات کے بعد خلفا مین سے چار خلیفے اعظم و مشہور تھے - اول خواجہ انور صاحب خشکی دوم خواجہ شاہ نامدار نہتیالیوی المعروف ھادی صاحب - سیوم خواجہ محمد امین صاحب ہوشیارپوری - چہارم خواجہ حافظ عبداللطیف صاحب سکنہ قصبہ خوانی - +

نقل ہے - کہ ایک دن ایک درویش نے عرض کی کہ بابا جی صاحب کیا سبب ہے کہ اور لوگ صدہا ریاضات و مجاہدات کرکے بھی اس قدر جوش عشق و جذب و فیض نہین حاصل کرتے جس قدر حضور کے خدام

چند روز مین حاصل کر لیتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ دوست۔ باپ یا اولاد اوس شخص کے تنگدست و محتاج ہوتے ہین جنکا باپ یا رفیق غریب و مفلس ہو۔ اور جنکا باپ رفیق مالدار ہو اونکو زیادہ تر خلوص و محبت کی ضرورت ہے محنت کی چندان حاجت نہین۔ آپ کی عمر شریف ایکسو ساٹھ برس کہتے ہین۔ اور وفات آپ کی ۱۲۔ شعبان ۸۸۶ھ۔ مزار شریف موضع چودرہ شریف۔ لفظ مادۂ تاریخ وفات غفور ۸۸۶ھ ہے۔ +

(۳۵) زبدۂ ابدالِ دوران تاجِ فقراءِ جہان + آن فقیر محمد و صاحب ہُدیٰ کیواسطے

حاجی گل از گلستان رسولِ کردگار + واقف سرِ علا قدر و قضا کیواسطے

فائدہ۔ جناب سلطان العارفین قدوۃ السالکین زبدۃ العابدین تاج الاولیا فخر الاتقیا۔ سرچشمۂ کمالات مجموعۂ خوارق و کرامات مقبول سرمد محبوب صمد امامنا مرشدنا ھادینا شیخنا حضرت باباجی فقیر محمد صاحب لعنائی علیہ الرحمۃ۔ علم ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور ایام صغر سنی سے آپ ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت مین از حد مصروف و مشغول رہتے تھے۔ اور قطع ماسوای اللہ کا طریق آپکو پہلے ہی مرغوب و پسند تھا آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ بہت ہی محبت و رابطہ و اطاعت کا طریقہ رکھا کرتے تھے۔ یہانتک کہ خورد و آشام نشست و برخاست و گفتگوی وغیرہ مین بالکل متحد الاوصاف تھے۔ اور آپکا نسب نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے

نسب نامہ یہ ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف فرخ شاہ کابل بن نصر الدین بن محمود المعروف بہ نشیمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی بن ٹھان محمد سعود بن عبد اللہ الواعظ الاصغر بن عبد اللہ الواعظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن

عبداللہ بن عمر بن الخطاب بن اعماج بن عبد المناف الخ۔ اسکی صحت کا تو مجھے ادعا نہین کیونکہ مینے یہہ دوسری کتابون سے نقل کیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو غلطی معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اپنے طرف سے تصحیح کر کے شائع کر دیوے۔ غرضکہ خدا نے حضرت قبلہ عالم علیہ رحمۃ کو وہ وہ کمالات عطا فرمائے تھے۔ کہ آپ کے وقت مین اور دوسروا(ں) کو بہت کم عطا ہوئے تھے۔ قران کریم کے اسرار و نکات آپکو ایسے معلوم تھے کہ دیگر اہل علم کو اونکا سمجھنا دشوار تھا۔ آپ کو قران مجید کی ہر ایک کی خواص و فواید جُدا جُدا معلوم تہے۔ آپ اپنے وقت مین مرجع اہل اللہ تہے۔ بروز ولادت آپ اپنی والدہ کا شیر نہ پیتے تہے ہر چند کوشش کیگئی مگر نہ پیا اتنی مین آپکے پیر دادا صاحب تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ یہ تو اپنا حصہ ابہی طلب کرتا ہے۔ آپ نے اوسی وقت اپنی زبان مبارک اونکی دہن مبارک مین ڈالدی اور لعاب دہن پلایا۔ بعد ازان آپ نے دودہ پیا۔

کرامات آپ کی بیشمار ہین۔ جو کہ خلفا موجودین سے معلوم ہو سکتے ہین۔ آپ کا فرمان ہے کہ جو کوئی ہمارے کسی مرید صادق دوست مخلص کو ناحق کسی قسم کی تکلیف و ایذا دیوے گا تو خدا اسکو ایسا شرمندہ و ذلیل کریگا کہ لوگ دیکھ لینگے۔ چنانچہ راقم الحروف نے اسکا تجربہ بارہا کیا بعینہٖ ویسا نکلا جیسا کہ فرمایا تھا۔ آپ اپنے احباب کو اکثر یہہ حدیث قدسی فرما کر تنبیہ و خبردار کرتے تھے۔ مَن لَم یَرضِ بِقَضَائِی وَلَم یَصبِر عَلٰی بَلَائِی وَلَم یَشکُر عَلٰی نَعمَائِی وَلَم یَقنَع بِعَطَائِی فَلیَطلُب رَبًّا سِوَائِی۔ یعنے جو شخص ہمارے فرمان و حکم پر راضی نہین اور ہماری بلاؤن پر صابر نہین۔ اور ہماری نعمتون پر شاکر نہین۔ ہماری عطیہ پر قانع نہین پس وہ ایسا شخص ڈھونڈھ لیوے کسی اور خدا کو میرے سوا۔ اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطنی سے ہی نجات ملسکتی ہے۔ مگر ظاہر کا لحاظ بھی ضروری رکھو۔ کیونکہ باطن کی درستگی وصحت کی علامت ہی ظاہری اعمال ہین۔ اَلظَّاهِرُ عُنوَانُ البَاطِنِ۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کو خدا کے لئے یاد کرو۔ اور پیار کرو۔ نہ اپنے کسی مقصد کے لئے۔ کیونکہ مقصد کے لئے یاد کرنا صرف مقصد کی ہی یاد ہے۔ خدا کی یاد بے غرض چاہئے۔ یہی معنے ہین للہ کے . . . .

. . . .

نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک صوبہ دار[1] نے عرض کی کہ یا حضرت میری عمر حد شباب سے تجاوز کر گئی ہے اور ابتک میرے گہر مین اولاد نہین ہوئی آپ للہ رحم کرین اور دُعا فرماوین کہ خدا اس آخری وقت مین

[1] حسن دین ساکن موضع نوتین کے ہ

کچھ اولاد نرینہ عطا فرماوے۔ آپ نے ایک تعویذ دیا۔ اور دعا فرمائی۔ اور اوسی وقت فرمایا کہ ہمارا مالک تمکو لڑکا عطا کریگا تو اوسکا نام عبد اللطیف رکھنا۔ چنانچہ سال آئندہ جب حضرت دوبارہ تشریف لے گئے تو اوس صوبہ دار نے ایک بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہہ وہی ہے جسکا نام عبد اللطیف آپنے رکھا ہے۔ جو آپ کی دعا سے خدا نے عنایت کیا ہے۔

ایک دفعہ کسی صاحب نے بطور شکوہ و شکایت عرض کی کہ یا حضرت آپ کی خدمت اقدس مین کئی احباب و خدام برسون سے حاضر ہین۔ اور حتی الامکان ریاضت و مجاہدہ بھی کرتے ہین۔ اون پر آپنے تا حال ایسی نظر رحمت نہین فرمائی۔ جیسے کہ حضرت حافظ جماعت علی صاحب پر فرمائی ہے۔ کیونکہ ایک ہفتہ مین اونکو آپنے صاحب ارشاد بنا دیا ہے۔ آپنے جوابدیا کہ فقیر کے پاس خدا نے سب کچھہ دیا ہے۔ مگر اپنی اپنی قسمت ہے۔ مین کیا کرتا۔ یہہ شخص چراغ بھی خود ہی لایا اور بتی بھی ساتھہ ہی لایا۔ اور آگ و تیل بھی ساتھہ موجود تھا۔ سب کچھہ عمدہ تیار تھا۔ مینے صرف جلانے کی محنت کی ہے۔ خدا نے روشن کر دیا۔ ع ہر اپنا اپنا مقدر حد النصیب جدا۔ آپ کے خلفاء بھی علاوہ آپ کی اولاد کے بہت ہین مگر مشہور زیادہ یہہ ہین! حضرت سید حافظ حاجی مولوی جماعت علیشاہ صاحب علی پوری۔ اور حضرت سید جماعت علیشاہ ثانی علی پوری۔ حضرت ملا محی الدین صاحب بہاولی جناب حافظ عبد الکریم صاحب ساکن راولپنڈی جناب مولوی حسن محمد صاحب گجراتی۔ حضرت ملا محمد نبی صاحب قریشی از مگ۔ حضرت مولوی غلام محمد صاحب بگھی والی۔ حافظ فتح دین صاحب رنگپوری۔ وغیرہ وغیرہ مجھے ان ہی حضرات کا علم ہے اگر اور حضرات بھی ہون تو مین معافی کا خواہان ہون کہ اونکا نام نامی درج کرنے سے معذور ہون کیونکہ مجھے اونکا علم ہی نہین۔

آپکا معمول تھا کہ آپ لباس سادہ نیلگون و سیاہ اکثر پہنتے۔ انگرکھا سیاہ۔ پائجامہ سفید۔ کلاہ مبارک لونگی خط دار کبھی اوسپر سبز دستار ہوتی تھی۔ سر پر کبھی لونگی کبھی چادر اوڑتے تھے۔ پاؤن مین پاپوش پٹھوہاری پہنا کرتے تھے۔ ہاتھہ مبارک مین عصا ہمیشہ رکھا کرتے۔ آپ کی طبیعت ایسی پاک تھی کہ تضیع و ریا و تکلف سے سخت متنفر تھے۔ عجب و غرور و فخر و خود بینی وغیرہ آپ کے نزدیک نہ آیا تھا۔ مسکنت و تمکنت آپ کے اندر اس قدر گوٹ گوٹ بھری تھی کہ اگر کوئی شخص دنیا مین مردہ چلتے پھرتے دیکھنا چاہتا تو آپکو دیکھہ لیتا۔ آپ کی طبیعت مین اس قدر جلال تھا کہ سالہا سال کسی پر

غصہ و ناراض نہوتے۔ تحمل و سکون و بردباری مین بے نظیر تھے۔ آپ خود بھی سکوت فرماتے اور دوسرے احباب کو بھی خاموشی کی ترغیب فرماتے۔ باوجود آنکہ آپ کی مجلس مین ہر قسم کے علما و امراء وغیرہ موجود رہتے مگر سب پر ایک ایسی ہیبت و رعب چھایا رہتا کہ کسی کو لب کشائی کی جرأت نہ تھی۔ جو شخص آپ کی خدمت مین بیٹھ جاتا پھر دل اوٹھنے کو نہ چاہتا۔ باوجود خوش خلق و نرم طبع ہونے کے آپ بارعب و باہیبت معلوم ہوتے تھے۔ ع ہیبت حق است این از خلق نیست +

آپ اپنی بیماری وغیرہ کا حال حتی الامکان اور دون پر ظاہر نکرتے تھے۔ جو شخص صدق دل سے حلقہ مین حاضر ہوتا تو وہ فوراً عاشق صادق بنکر جان تک قربان کرتا۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی خمیری روٹی دکھچڑی آپ کو مرغوب تھی۔ مرچ سُرخ سے اور میوہ سے طبعی نفرت تھی۔ کسی خاص چیز کے آپ عادی و خوگر نہ تھے۔ جو کچھ وقت پر حاضر و موجود ہوتا وہ برضا و رغبت تناول فرما لیتے۔ آپنے آخری عمر مین احباب راولپنڈی کے اصرار سے چاء شیرین پینا شروع کردی تھی۔ ایام سردی مین آپ تین تین یا دو تک پانی نہ پیتے۔ آپ ہمیشہ پاکیزہ و صفا چیزون کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ اکثر شب بیداری مین رہا کرتے۔ آپ کی خواب بھی مراقبہ ہی ہوتا تھا۔ جب کبھی رات کو دیکھا گیا تو بیدار ہی ہوتے۔ آپ جب لیٹتے تو سر سے پاؤن تک اپنی لونگی سیاہ اوڑھ لیتے۔ جنکی زیارت سے خدا یاد آتا ہے۔ وہ آپ ہی تھے۔ آپ دراصل مجذوب سالک تھے۔ معمول و اشغال آپکا یہہ تھا کہ بعد از نماز صبح تا طلوع آفتاب مراقب رہا کرتے۔ بعد ازان قرآن شریف کی تلاوت بقدر دو یا اڑہائی سپارہ فرماتے تھے۔ اوسکے بعد آپ ختم شریف بذات خود پڑھا کرتے۔ بعد از تناول طعام چند لمحہ قیلولہ فرماتے۔ بعد از قیلولہ نماز ظہر پڑتے اکثر ایسی وضو سے نماز عشا بھی پڑھ لیتے تھے۔ اور بعد ظہر بھی تلاوت فرماتے۔ بعد ازان اون لوگون کیطرف جو سائل و معرض گذار ہوتے تھے متوجہ ہوتے۔ کسی کے حق مین دعا فرماتے۔ کسی کو تعویذ عنایت کرتے۔ کسیکو پانی دم کرکے پلاتے۔ پانی کو دم کرنا اکثر صبح کی سنت و فرض کے درمیانی وقت ہوتا تھا۔ اکثر مایوس العلاج آپکی دعا سے صحت یاب ہوئے۔ بعد از نماز عصر ختم شریف حضرت محمد معصوم علیہ الرحمہ کا پڑہا کرتے۔ وہ یہہ ہے۔ اول آخر درود شریف سو سو بار۔ درمیان اسم اعظم یعنے آیتہ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ پانچ سو مرتبہ۔ اور خاص خاص احباب کو بھی اسکی اجازت و تاکید فرماتے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ بعد از نماز مغرب کھانا تناول فرماکر نماز عشا اول وقت ادا فرماکر استراحت

فرماتے۔ اور بعد از صبح تا طلوع آفتاب اور بعد از عصر تا غروب کلام کرنے سے احتیاط فرماتے۔ اور آپ سفر مین ہمیشہ مسجد مین ہی قیام فرماتے تھے۔ اور خود بھی فرمایا کرتے کہ نہ میرا باپ دادا کسی کے گھر پر ٹھہرے۔ نہ مین کسی کے گھر پر ٹھہرتا ہون۔ اور فرماتے کہ مین خدا کا مہمان ہون خانہ خدا مین ٹھہرتا ہون۔

ایک بار مستری غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری نے ایک مکان آپ کی خاطر بہد و سردار دن سے لیکر اوسکی صفائی وغیرہ کا خرچ اپنی طرف سے کرکے خوب مکان تیار کرایا۔ آپ وہان پر پہونچے تو بصد مشکل ایک رات گذاری صبحکو اُٹھکر فرمایا کہ دل کو بہت تنگی ہے۔ اسجگہہ مین نہین ٹھہرتا۔ احباب نے عرض کی کہ مستری صاحب نے نہایت محنت سے مکان صاف کرایا ہے۔ آپ بلا پرسش اوٹھکر مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم مین تشریف لے گئے اور وہان پر قیام فرمایا بعد ازان ہمیشہ وہان ہی سال بسال قیام فرماتے۔ بعدہٗ معلوم ہوا کہ جب سے وہ مکان تیار کیا گیا تھا تب سے اوسمین کوئی مسلمان نہ رہا تھا بلکہ ہمیشہ کفار ہی رہتے تھے۔ آپ کی ہاتھ مبارک مین عقیق کی تسبیح جو عمدہ کشادہ دانے والی ہو موجود رہتی۔ خاصکر جو تسبیح مکہ معظمہ سے آئی ہو وہ زیادہ پسند خاطر ہوتی۔ آپ سوائے چند لقمے قوت لا یموت کے اور کسی چیز کیطرف راغب نہ تھے۔ آپ ذکر حق کو ہی غذا سمجھتے تھے۔ باوجود سو برس سے زیادہ عمر شریف پانے کے اپکا حلیہ مبارک نہایت ہی عمدہ اور بدستور تھا۔ چہرہ مبارک گندم گون سُرخ تھا۔ بینی دراز۔ ریش مبارک کے بال سفید اور لمبے۔ جنپر آپ حنا لگایا کرتے تھے۔ سر مبارک کے بال بصورت زلف لمبے شانون تک معلق رہتے۔ قد مبارک نہایت ہی موزون اور لمبا کشادہ پیشانی۔ آپ کے بغلون مین پیدائش سے ہی بال نہ تھے۔ آپنے کبھی چہرہ مبارک پر استرہ نہین پھرایا۔ آپ سونے کے وقت ہمیشہ سرمہ لگایا کرتے۔ سرمہ طاق طاق سلایان لگاتے۔ آپ کی انگلیان مبارک باریک نہین سینہ مبارک کشادہ جسم بہت نرم۔ باوجود ضعف عمری کے بینائی و شنوائی مین کچھ فرق نہ تھا۔ آپ جب بازار مین سے چلتے تو سر پہ لونگی اوڑھکر چلتے۔ باوجود اس پیرانہ سالی کے چار چار میل پیدل چلتے اور جوانون سے آگے بڑھجاتے۔ سچ ہے ؎ قوت جبرئیل از مطبخ نبود ✤ بود از دیدار خلاق وجود ✤ ہمچنین بس قوت ابدالان حق ✤ ہم ز حق دان نہ از طعام و از طبق ✤ آپ گاہے گاہے کوئی شعر تصوف کا بھی پڑہا کرتے۔ دیوان عبد الرحمٰن صاحب صوفی کا اکثر آپ کو یاد تھا۔ آپ کبھی کسی خیال مین بیٹھکر فرمایا کرتے۔ ہیہات۔ ہیہات۔ اور کبھی کبھی فرمایا کرتے۔ آخر فنا آخر فنا۔ آپ حلقہ کے وقت اکثر

یہہ اشعار پڑہا کرتے ع یا رسول اللہ انظر حالنا + یا حبیب اللہ اسمع قالنا + اننی فی بحر ہم مغرق + خذ یدی سہّل لنا اشکالنا + کبھی یہہ پڑہتے ع ان الرسول لنور یستضاء بہ + مہند من سیوف اللہ مسلول + کبھی کبھی یہہ اشعار پڑہتے ع ہرچہ در کائنات می بینم + ہمہ را نور ذات می بینم + من کہ در ذات او شدم فانی + کے بسوئے صفات می بینم + آپ دوستون کو مخاطب فرما کر پڑہا کرتے ع ذکر کن ذکر تا ترا جان است + پاکی دل ز ذکر رحمان است + کبھی یہہ پڑہا کرتے ع ہر دم خدا را یاد کن دلہائے غمگین شاد کن + بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو + کبھی کبھی یون فرماتے ع غافلی کفر است پنہان در وجود آدمی + این چنین کافر شدن را حاجت زنار نیست + ایکدن فرمایا کہ فقیر کے نزدیک دنیا وغیرہ کی وقعت وعزت مچھر کے پر کی برابر بھی نہین - آپ ہر ایک یار دوست سے نہایت خلق ومحبت سے پیش آتے اور کبھی کبھی گلے بھی لگا لیتے - آپ نے کبھی کسی اپنے غلام کو لفظ مرید سے یاد نفرمایا - بلکہ اس لفظ سے نفرت رکھتے تھے - چنانچہ ایک دن ایک صاحبزادہ نے جو کہ آپ کے نبیرہ ہین فرمایا کہ فلان شخص ہمارا مرید ہے - آپ سخت ناراض ہوگئے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ آپ تو آپ مجھپر ناراض ہین نماز پڑہنی چھوڑ دی - لوگون نے کہا کہ نماز کیون چھوڑ دی تو جواب دیا کہ حضرت صاحب ناراض ہین تو نماز کا کیا فایدہ - نماز کی قبولیت تو آپ کی رضامندی پہ موقوف ہے - آخرش حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو خبر کردی گئی تو آپنے فرمایا کہ نہ میرے باپ دادا نہ مینے کبھی کسیکو لفظ مرید سے پکارا تو کہان سے اسکے قابل ہوگیا - جاؤ - نماز پڑھو - آیندہ کسی یار کو لفظ مرید سے نہ پکارنا - آپ کی کرامات کا تو شمار ہی نہین - آپ کی بڑی کرامت یہہ تھی کہ ہزارہا بدمعاش بدخیال بدعقیدہ آپ کی برکت سے اپنی عادات وعقاید کو چھوڑ کر پکے مسلمان بنجاتے یہہ کرامت سب کرامتون سے بڑہکر ہے - ایک مرتبہ ایک سیدون کا گاؤن جسمین سوائے ایک دو گھرون کے سب شیعہ تھے - آپ کے تشریف لانے سے وہ سب لوگ تائب ہو کر اہل سنت وصوفی بن گئے - یہہ سب کچھہ ایک ہی دن وقوع مین آیا - وہی لوگ جو صحابہ کرام کو ہزار لعنتین بہیجا کرتے تھے وہی مومن صادق وصوفی کامل بنگئے - اسی کو کہتے ہین کمال - یہہ ہے کرامت ع پلٹ دی پھر اک آن مین اون کی کایا + کیونکہ قدیم سے مثل مشہور ہے - ع جبل گردد جبلت برنگردد +

یعنے پہاڑ کا ہل جانا مشکل نہین مگر عادات قدیمہ کا بدلنا مشکل ہے۔ چنانچہ العادۃ لایردالا
بعد الموت کا بھی یہی مقصد ہے۔ مگر خدا نے اپنے دوستون مقربون کو یہہ طاقت بخشی ہے کہ
فاسقون فاجرون کو ایک ساعت مین عابد وزاہد بنا دیتے ہین۔ وہی زانی۔ چور۔ شرابی بعد از توبہ
علاوہ پنجبہ نمازی ہونگے۔ تہجد گذار ہوجاتی اور بد کامون سے تا دم مرگ بچتے۔ اصل کرامت یہی ہے
جو دائیم رہے۔ جس جگہہ آپ تشریف رکھتے وہان پر ہمیشہ خیر وبرکت کے آثار موجود رہتے۔ چنانچہ
راولپنڈی محلہ لمیار مین میان وارث کی مسجد مین آپ ہمیشہ قیام فرماتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً
بعد از مغرب مسجد کا دروازہ بند تھا چراغ کا گل گر گیا مسجد کے اندر جو نرم گاس کا فرش تھا وہ تمام
جل گیا۔ مگر جس جگہہ آپ تشریف رکھتے تھے وہان سے ایک تنکا بھی نہ جلا۔ میان پیربخش صاحب ساکن
موضع گرجا متصل چھاونی راولپنڈی جو ایک معتبر بزرگ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے غلامون سے تھا
اوسنے بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین پانی نہ تھا کیونکہ پہاڑی زمین تھی دور دور سے پانی لاتے تھے
ایک دن حضرت قبلہ عالم حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت مین عرض کیا کہ زمین پتھریلی ہے پانی کی سخت
وقت ہے آپ نے اوسکو ایک خاص جگہہ بتا کر فرمایا کہ یہان پر کنوان نکالو۔ خدا پانی دیگا۔ چونکہ وہ
معتقد ومخلص تھا اُسنے اوسی جگہہ کنوان کھودوایا چار سو روپیہ صرف کیا پانی نہ نکلا۔ جب اوس کے
پاس پیسہ بھی نہ رہا تو سرکار انگریزی مین درخواست کرکے امدادی طور سے چار سو روپیہ اور لیا۔ وہ بھی
صرف کیا۔ مگر پانی نہ نکلا۔ جب نہایت مایوس ہوگیا تو حضرت قبلہ عالم دوبارہ تشریف آور ہوئی تو اس نے
مسجد مذکور مین رو کر عرض کی مجھے اور تو کوئی تکلیف نہین مگر لوگ طعن کرکے کہتے ہین کہ تیرے پیر اچھے
ہین جنہون نے تمکو برباد کر دیا۔ یہہ بات سُنکر آپ لیٹے تھے اوٹھکر حاضرین سے کہا کہ پیربخش کے حق
مین دعا کرو۔ آپنے بھی دعا کی۔ فرمایا میان پیربخش جاؤ گھبراست خدا پانی دیگا۔ پیربخش جب اپنے
کنوئین کے پاس پہونچا تو بچے وہان پہ جمع تھے۔ کنوئین مین پتھر پھینکتے تھے ایک بچے نے کہا کہ بابا پانی
آگیا ہے۔ پیربخش نے دیکھا تو کنوئین مین تہہ زمین سے ہوکر اوپر پانی خوب جوش سے آرہا ہے گویا غیب سے
ایک نہر آرہی ہے۔ پھر پیربخش نے کہا کہ میری دیکھتے دیکھتے وہ پانی کنارہ سے کچھہ کم نیچے رہا باقی تمام پُر
ہوگیا۔ بعدہ پیربخش نے ہر چند کوشش کی کہ وہ پانی کچھہ کم ہو تو کنوان پختہ بنایا جاوے مگر وہ پانی
خشک نہوا بلکہ وہ ترقی پر ہی رہا۔ کیون نہوتا وہ تو رحمت کا چشمہ تھا پانی بھی نہایت سرد اور میٹھا اور

اور پسند تھا- اور اِن ہی ایام مین ایک شخص محمد بخش نام نے خواب مین دیکھا کہ آپ حضرت قبلہ عالم باباجی صاحب علیہ الرحمۃ تیراہ شریف سے وہ پانی لاکر اوس کنوئین مین ڈال رہے ہین- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امرتسر سے واپس ہوتے وقت موضع ڈیریانوالہ تحصیل رعیہ مین پہونچے- وہان پر ایک شخص قدیم خادم ولی داد خان نے عرض کی کہ میرے گہر مین چھ لڑکیان ہین اور لڑکا ایک بھی نہین- آپنے قند سیاہ پڑھ کر دیا اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو کھلادو اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارے گہر مین خدا لڑکا عنایت کرے گا- اوسکا نام محمد شریف رکھنا- چنانچہ سال آیندہ جب تشریف لائے تو ولی داد خان نے وہ بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہہ وہی بچہ ہے کہ جسکا نام آپنے محمد شریف رکھا ہے- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موضع علی پور سیدان حضرت شاہ صاحب کی زمین مین پانی نہ تھا آپ کی برادری نے صدہا روپیہ خرچ کرکے کنوئین لگائے مگر پانی نہ نکلا جب وہ لوگ مایوس ہوگئے تو اسی اثنا مین حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ تشریف لائے توسب لوگون نے پانی کے نہونے کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ اب لگادو خدا پانی دیگا- جب کنوان لگایا تو خدا نے بے اندازہ بے حساب پانی دیا- حالانکہ اوسکے گرد نواح کے کنوئین اوسی طرح خشک رہے اور اس کنوئین کا پانی باوجود جاری رہنے کے ایک خشت بھر پانی کم نہوا- خدا کی شان ہے کہ جس طرح آپ کی ذات مبارک مظہر فیوض تھے اسی طرح آپ کی اولاد بھی بقول الولد سرٌ لابیہ عام و خاص کے واسطے چشمۂ فیض ہین- آپ کے پانچ صاحبزادہ تھے جنمین سے دو تو انتقال کرگئے تھے- اور تین صاحب کمال موجود ہین اور دور دراز مثل علاقہ دھنی و کیمبلپور و پٹھوہار و راولپنڈی- و جلندہرال- و چکار- و پونچھ و کشمیر و کوہستان وغیرہ مین آپکا فیض جاری ہے- اور تینون صاحبزادگان صاحب ارشاد ہین- ہزارہا لوگ اونکے فیوض و برکات سے حصہ لیتی ہے- اللھم زدو فزدو- اب جو بڑے صاحبزادہ ہین اونکا اسم شریف احمد نبی صاحب ہے- اونکے بعد دوسری کا نام حضرت سعید شاہ صاحب ہے اور تیسرے کا نام حضرت قادر شاہ صاحب ہے- الحمد للہ کہ سب صاحبزادے صاحب یمن و اقبال ہین- اور سب صاحبزادے بااولاد ہین-

آپ چند روز علیل ہوئے اور بتاریخ ۹ محرم ۱۳۱۵ھ مابین ظہر و عصر کے انتقال فرمایا- آپ کی آخری وصیت جو احباب کو فرمائی تھی یہہ ہے- (۱) جس جگہہ جاؤ یارون مین حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ یعنے یارونکو بوجہ تکلیف کے بہکنے کا موقعہ نہ ملے کہ شکر الحمد اللہ پیر صاحب گئے (۲) یارونکو آپس مین حسد و کینہ نہ چاہئیے بلکہ جسکو خدا خیر و برکت دے اوس سے مستفیض ہونا چاہئیے- (۳) سفر مین ذکر کو ہر حال مقدم رکھنا چاہئیے اگر ذکر مین کوئی قصور واقع ہو-

وصیت

مین واقع ہو تو اوس جگہہ نہ رہنا چاہئیے۔ کیونکہ وہان کے لوگ فیض سے محروم رہینگے۔ (۴) یارون کے ساتھ سیر کے واسطے نہ جانا چاہئیے جبتک وہ ازحد خواہان نہون۔ (۵) پیر کو بلا انتظار و ملاقات یارون کے جانا بہتر ہے۔ تاکہ لوگون کو کسی قسم کا خیال بد پیدا نہو۔ خدا کی شان ہے کہ آپکی محبت و شفقت ہر ایک کی دل مین ابتدا ہی سے جاگیر تھی اور ہر ایک کے دل کو اول ہی سے تسخیر تھی اسیواسطے از راہ شفقت۔ کثرت محبت آپکا نام والدین نے حاجی گل بھی رکھا ہوا تھا اور اکثر اسی نام سے آپکو بلایا جاتا تھا۔ عمر شریف آپ کی غالباً ۸۰ برس تھی۔ مرقد شریف آپکا موضع چورہ شریف اور لفظ مادہ تاریخ وفات غفرلہ سنہ ۱۳۱۵ھ ہے *

(۳۶) حضرت شاہ جماعت علی ہون میری شفیع * مصدر فیض و کرم نجم الہدیٰ کیواسطے

سید و حاجی و عالم حافظ و کامل فقیر * منبع حلم و حیا نور و ضیا کیواسطے

وہ بہارستان احمد کی جو تازہ پھول ہین * ہو فدا یہ جان و دل اُس خوش لقا کیواسطے

اس ولی کے زیر سایہ رکھیو کونین مین * نور چشم سیدہ خیر النساء کیواسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا جماعت علیشاہ صاحب اور عرف حافظ جی صاحب ہے۔ آپ حافظ قرآن ہین۔ آپ حاجی بھی ہین۔ آپ سادات مین والدین کیطرف سے حسنی و حسینی ہین۔ آپنے قرآن مجید حافظ شہاب الدین صاحب علی پوری سے حفظ کیا ہے۔ اور کتب فارسیہ مولوی عبدالرشید صاحب سے پڑھین۔ اور ابتدائی کتابین مولوی عالم کی جماعت کی مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب امرتسری سے پڑھین۔ بعد ازان مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی سے جو جماعت مولوی عالم کے مدرس تھے پڑھین اور مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی سے پڑھتے رہے۔ پھر سہارنپور مین مولوی محمد مظہر صاحب مدرس اول مظاہر علوم سے پڑھتے رہے۔ اور مولانا مولوی ادیب کامل مولانا مولوی فیض الحسن صاحب استاد الکل سے پڑھتے رہے۔ اور بعد ازان مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ کانپوری سے پڑھتے رہے۔ بعدہٗ مولانا فاضل کل مولوی احمد حسن صاحب کانپوری سے علم حاصل کیا۔ غرضکہ کتب معقول و منقول و تفسیر و فقہ و حدیث وغیرہ علوم کے تمام کین۔ اور اوستادون سے اسانید حاصل کئے۔ اون ہی

ایام مین آپ شاہ صاحب حضرت مولانا مولوی محمد فضل رحمان صاحب نقشبندی مراد ابادی کی خدمت مین پہونچے اور حضرت مولانا صاحب نے نہایت ہی محبت واخلاص سے اپنا کلاہ مبارک اپنے سر مبارک سے اتار کر حضرت شاہ صاحب کے سر پر رکھا جو تا حال شاہ صاحب کے پاس موجود ہے۔ اور اپنا پس خوردہ پانی تبرک کے طور پر دیا اور فرمایا کہ پی لو۔ اور بہت سے وظائف و اوراد کی اجازت دیکر فرمایا کہ جاؤ خدا کو یاد کرو۔ بعد ازان حضرت قبلہ عالم حضرات صاحب قبلہ حاجات وکعبہ مرادات حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ تیراہی کے خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور راس طریقہ انیقہ نقشبندیہ کو از حد ترقی وعروج دیا جسقدر حضرت شاہ صاحب مدظلہ پر حضرات صاحب علیہ الرحمۃ مہربان تہے۔ میری خیال مین کسی اور پر اسقدر نہ تہے۔ چنانچہ پہلی بار جب آپ چوڑ شریف حضرات صاحب کے خدمت مین حاضر ہوئے تو آپنے نہایت مہربانی سے رخصت کیا اور سٹیشن تک کہ جو دو کوس کے فاصلہ پر ہے وہان تک ساتھ ہی تشریف لائے اور اپنے دستار مبارک اتار کر حضرت شاہ صاحب کے سر پر رکھدی اور بہت دیر تک جناب شاہ صاحب کے حق مین دعا خیر فرماتے رہے۔

پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت شاہ صاحب کو موضع کوٹلی سیدان ضلع سیالکوٹ مین اجازت طریقت و بیعت عنایت ہوئی تو اسجگہہ اسوقت میان کریم بخش صاحب مرحوم بھکوالی اور مولوی غلام نبی صاحب قریشی چکی کے روبرو جناب حضرات قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے جملہ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء مبارک سلسلہ وار لیکر فرمایا کہ جسطرح مجھکو ان حضرات رحمۃ اللہ علیہم سے یہہ سلسلہ نقشبندیہ پہونچا ہے اوسی طرح آپ کو بھی اجازت بخشتا ہون۔ بعد ازان اپنا سر مبارک برہنہ کرکے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ بابا حسن وائین مرحوم امرتسری اور بابا سیف الدین قلعی گر صاحب امرتسری نے عرض کی کہ آپ صاحبزادگان مین سے کسی صاحب کو امرتسر بہیجین۔ تین مرتبہ یہی سوال کیا گیا۔ آپنے جواب نہ دیا۔ وقت رخصت ہوا تو حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنا پیراہن سیاہ اپنے گلے سے اتار کر حضرت شاہ صاحب کے گلے مین ڈالدیا۔ اور فرمایا کہ مبارک ہو۔ بابا حسن وائین صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ شاہ صاحب مجھکو اپنی فرزندون سے بڑھکر مین کچھ کم نہین۔ حسن اتفاق سے چارون صاحبزادگان بھی اوسوقت موجود تھے۔ اور حضرت شاہ صاحب کو ہمراہ بابا حسن وائین کے امرتسر بہیجدیا۔ یعنے اپنی فرزندون کے عوض حضرت شاہ صاحب کو اونکے ہمراہ

کر دیا سبحان اللہ۔ ایسا ہی موقعہ ایکدفعہ منشی غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری کے گہر مین بہی ہوا تہا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ موضع ٹہلے کے یارون نے یعنے چوہدری پیر محمد صاحب اور فقیر محمد صاحب و عبداللہ صاحب نے نہایت عجز سے آپ قبلہ عالم کو اپنے گاؤن لیجانے کی درخواست کی تو آپنے فرمایا کہ ایک ضروری کام کیوجہ سے مین نہین جاسکتا البتہ اگر مجھکو دیکھنا ہو تو میری جگہہ شاہ صاحب کو دیکھ لو۔ یہہ سب صاحبان تاحال زندہ ہین۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ مسجد مولوی عبدالحکیم صاحب والی سیالکوٹ مین حافظ کرم الدین صاحب وزیرآبادی باہر سے آگئے تو حافظ مہردین صاحب نے جو حضرت قبلہ عالم کے خاص درباری تہے کہا کہ اوٹھکر معانقہ کرو۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہہ تو حافظ صاحب ہین فقیر تو ہر اک شخص کا جو حضرت قبلہ عالم کا غلام ہے خادم ہے۔ حضرت قبلہ عالم لیٹے ہوئے تہے اوٹھکر دعا فرمائی اور فرمایا کہ خدا تیرا ثانی نکرے۔ بعد ازان فرمایا کہ شرفاء کا یہی خیال ہوتا ہے۔ اسکے بعد حضرت قبلہ عالم کا انتقال ہوگیا۔ جب حضرت جنین شاہ صاحب خلیفہ حضرت ہادی صاحب علیہما الرحمۃ کے وفات کی خبر سنی تو ہاتھ اٹھا کر دعائی مغفرت کی۔ بعد ازان فرمایا کہ فقیر اب تمہارے حق مین یعنے حضرت شاہ صاحب کے حق مین برکت و ترقی مدارج کیواسطے دعا کرتا ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ہمیشہ حضرت شاہ صاحب کے حق مین غایبانہ دعا فرمایا کرتے تہے چنانچہ خدا نے وہ دعائین قبول کین اور شاہ صاحب کا نور تمام دنیا مین پھیلا۔ یہانتک کہ شہر امرتسر و لاہور و قصور و فیروزپور و بیکانیر و سیالکوٹ و جموں و جلال پور جٹان و سرہند بستی و دہلی و کشمیر و اسلام آباد و بارہ مولہ و پشاور و راولپنڈی و کوہاٹ و کوئٹہ وغیرہ و دیگر دیہات متفرقہ مین خلق اللہ کو اس قدر فیض و برکت سے سیراب و خوشحال کیا کہ آپ کا نام باعث نزول برکات ہوگیا۔ اور ہزارہا لوگ چاہ گمراہی سے نکلکر چشمہ ہدایت کیطرف آئے اور آتے جاتے ہین۔ اور کئی لوگ جو شریعت سے منحرف تہے وہ متبع حق بنگئے۔ کئی اشخاص عیسائی ہوگئے تہے۔ وہ بھی مسلمان ہوگئے۔ چنانچہ چند نام عرض کرتا ہون۔ (۱) ایک شخص رحمت علی نام ساکن موضع پنجگرائین باجوہ جنوری ۱۸۹۶ء مین عیسائی ہوگیا تھا۔ وہ شخص ۴ نومبر ۱۸۹۶ء مین آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ (۲) ایک شخص عبداللہ خان نام عیسائی ہوگیا تھا وہی شخص ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مین آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۳) حافظ مولوی نبی بخش امرتسری عیسائی ہوگیا تھا وہ بھی آپکے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۴) ایک شخص محمد عاشق قصوری عیسائی ہوگیا تھا۔ وہ بھی آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ علاوہ ازین کئی لوگ ہندو آپ کی بیعت کرکے نماز

ذکر و فکر و مراقبہ مین مصروف ہین اور دلی طور سے پورے مسلمان اور کفر و شرک سے سخت بیزار ہین - آپکا اکثر مخالفین حق سے مقابلہ ہوتا ہے تو ہمیشہ فتحیاب و کامیاب ہوتے ہین - اتباع شریعت مین بہت ہی مبالغہ فرماتے ہین یہانتک کہ اشیاء ساختہ کفار سے اور تمباکو نوشی اور دیگر اشیاء مکروہ سے بشدت منع فرماتے ہین - اور ادنیٰ ادنیٰ المستحب کو بھی تاکید سے فرماتے ہین - آپکے والد ماجد قبلہ گاہ صاحب وقت کے بزرگ وصاحب ارشاد تھے - آپ ہی اپنی نظیر تھے - سو برس سے زائد اونکی عمر شریف تھی - اونکی زیارت سے خدا یاد آتا تھا - صورت پاک بھی قابل زیارت تھی - اونکی وفات شریف ۲ ماہ صفر ۱۳۲۰ھ مین ہوئی مزار شریف اونکا موضع علی پور سیدان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ - ان کا عرس شریف ہمیشہ وہان پر بہت ہی اہتمام و انتظام سے ہوتا ہے - اور آنجناب یعنی حضرت حافظ جماعت علیشاہ صاحب کے اور دو برادر صاحبان بھی ہین - ایک بزرگ جنکا نام نامی سید نجابت علیشاہ صاحب ہین اور اون کی تجارت اسپان ہے - اور ایک برادر خورد جنکا نام سید صادق علیشاہ صاحب ہے وہ زراعت وغیرہ مین مصروف ہین - اور نیز تعویذات وغیرہ مین بھی خوب ماہر ہین - اور حضرت سید نا مرشد نا شاہ صاحب کے تین صاحبزادہ ہین - ایک کا نام حافظ سید مولوی محمد حسین صاحب ہے - جوکہ علوم عربیہ کی تحصیل مین ساعی ہین - اور کتابین قریب الاختتام ہین - دوم فرزند سید حافظ خادم حسین صاحب ہین یہہ بھی بعد از حفظ تحصیل علوم عربیہ کا ارادہ رکھتے ہین - سیوم فرزند جنکا نام سید نور حسین صاحب ہے - یہہ ابھی نابالغ ہین -

نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا شاہ صاحب میری دو بھینسین گم جاتی رہی ہین اگر وہ دستیاب ہوجاوین تو مین دونو للہ نذر کرونگا - آپ نے فرمایا کہ ایک للہ دو کیونکہ ایک بھینس جو تمہارے ہی گاؤن مین تیار ہورہی ہے اسپر اسکی قیمت لگائی جاویگی - اوس نے کہا کہ نہین مین دونو ہی نذر کرونگا - غرض کہ یہی تکرار ہوتا رہا - اسی اثناء مین آپنے دعا فرمائی اور کچھہ چیز پڑہکر دیدی - خدا کی فضل وکرم سے اُسی دن وہ دونو بھینسین گم شدہ دستیاب ہوگئین - آپنے اوسکو بلوایا اور وعدہ یاد کرایا - اوسنے بعد از حیلہ وبہانہ کے انکار ہی کر دیا - اور کہنے لگا کہ مین دینے کی طاقت نہین رکھتا - آپنے فرمایا کہ جسکی نذر کی تھی وہ خود ہی لیلے گا - چنانچہ وہ دونو بھینسین بہت ہی جلدی یکے بعد دیگرے مرگئین -

نقل ہے - کہ ایک حکیم صاحب بڑے لائق فائق تھے - اونکے پاس ایک شخص گیا کہ ہمارے حضرت شاہ صاحب کے سر مبارک مین کچھہ قدرے درد سا معلوم ہوتا ہے - حکیم صاحب نے ہے ذرا مذاقی اونہوں نے کہا کہ

بس درد سر ہے یا اور بھی کچھ۔ یہہ کلام تمسخر آمیز کہکر دوا دیکر کہا کہ یہہ دوا پلا دو آرام ہو جاوے گا۔ ایک شخص غیر نے آنکر حضرت شاہ صاحب کے خدمت مین آکر کہا کہ آج فلان حکیم صاحب نے یہہ کلمہ گستاخی کا آپ کی شان مین کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مرنے جینے کا کیا ہے ہمکو مرنا جینا برابر ہے۔ ہان البتہ مرنا اوسکا برا ہے جسکے بعد کوئی صورت بہتری کی نظر نہین آتی جسوقت یہہ کہا تو رنگ چہرہ مبارک کا سرخ ہو گیا تھا ابھی دو روز ہی گذرے ہونگے کہ وہ حکیم صاحب ایسے عارضہ مین مبتلا ہوئے کہ کل یونانی اور انگریزی معالجون نے زور لگایا مگر وہ خدا کے حکم سے مر ہی گئے۔ عارضہ بھی معمولی حبس بول تھا۔

ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ مرزا غلام محمد قادیانی ہمیشہ بذریعہ اشتہارات اپنا فتحیاب ہونا لکھا کرتا تھا۔ آجتک اوسکو کبھی کسی صوفی کا مقابلہ نہ پڑا تھا۔ اتفاقاً ۲۷۔اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سیالکوٹ آیا۔ حضرت شاہ صاحب کے فریق کیطرف سے ہرچند بذریعہ اشتہارات ورجسٹری مرزا کو بلایا پر وہ نہ آیا۔ دم خشک رہگیا۔ اس قدر ذلت و ندامت لیکر واپس گیا کہ یا الہی پناہ تمام خلقت بدظن ہو گئی جس قدر مرزا کی بیعت کو تیار تھے وہ سب کے سب حضرت شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر سلسلہ بیعت مین داخل ہوئے وہان پر اینٹ پتھر مرزا پر اس قدر برسے کہ الامان۔ دیکھو ضمیمہ البدر ۲۴۔اکتوبر الغرض جس قدر مرزا وہان سے ذلیل ہو کر نکلا۔ اوس طرح کسی کو ذلت نصیب نہین ہوئی۔ صدہا کیا ہزارہا لوگ مرزائی عقیدہ سے تائب ہو گئے۔

مرزا قادیانی کی رسوائی

جس طرح اور کمالات حضرت شاہ صاحب کے ہین اون کے ساتھ یہہ بھی ہے کہ آپکی توجہہ زیادہ تر انگریزی خوانون پر غالب ہے۔

علم تصوف کی اشاعت آپ کے نزدیک اہم المقاصد ہے۔ چنانچہ آپ کے سرپرستی سے رسالہ انوار صوفیہ لاہور سے ماہواری جاری ہے۔ جس مین بڑے بڑے انگریزی خوانون کے اور علماء متصوفین کے مضامین عمدہ درج ہوتے ہین۔

سیالکوٹ کے مسلمان تو اس قدر محظوظ ہوئے کہ وہان کی بچہ بچہ سخت نفرت وحقارت سے مرزاجی کو یاد کرتے ہین۔ اور حضرت شاہ صاحب کے حق مین دُعائین دیتے ہین۔ بندہ نے ایک کتاب عمدہ مرزا کی تردید مین لکھا ہے۔ کوئی شخص چھپوا کر للہ تقسیم کرادیوے تو غازیون مین قیامت کو اٹھے۔ آمین۔

نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ دو قومین جو تعداد مین بشمار تھین آپسمین سخت لڑی اور خوشی غمی کے کل تعلقات معاملات قطع ہوگئے۔ ہرچند گوناگون تجویزین کی گئین کہ اون مین اصلاح ہو مگر نہوئی۔ آخرش حضرت شاہ صاحب نے ہر دو فریق کو بلوا کر چند کلمات پند آمیز فرمائے مؤثر حقیقی کی تاثیر سے فوراً صلح ہوگئی۔

نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص اس قدر علیل ہوا کہ اوسکی حیاتی کی منقطع ہوگئی تھی۔ بلکہ حالت نزع مشہور ہوگئی تھی۔ آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے تشریف لاکر کچھہ پڑھکر دم کیا اور کچھہ پانی دم کرکر پلایا خدا نے اوسی وقت شفا بخشی۔ آپ کی جن خدام واحباب پر نظر عنایت وشفقت ہے وہ اپنے اپنے مقامات وحالات مین اچھے ہین۔ آپ کے چند خدام صاحب ارشاد ومجاز ہین۔ ایک کا نام مولوی صوفی محمد حسین تی۔ اے قصوری ہین۔ یہہ بزرگ اپنے کاروبار و ملازمت مین زیادہ مجبور رہین اسلئے اس کارِ مقدس کیطرف بہت کم توجہی رکھتے ہین۔ دوم صوفی غلام محی الدین خان صاحب امرتسری فی الحال وارد کشمیر ہین۔ یہہ صاحب کچھہ قدر سے اس کار مقدس کی ترویج مین مشغول ہین۔ سوم جناب حافظ ظفر علی صاحب پسروری ہین۔ جو کہ حتی الامکان خدمت خلق ویاد حق مین بہت مشہور ومعروف ہین۔ خدا اونکو زیادہ ترقی دے۔ آمین۔ چہارم خواجہ احمد شاہ صاحب قریشی امرتسری ہین۔ یہہ حضرت ایسے خوش نصیب ہین کہ حضرت شاہ صاحب ابتدا سے تاحال ہمیشہ ان ہی کے مکان پر تشریف رکھتے ہین۔ اور خواجہ صاحب بھی بخلوص دل ونیت صادق سے نہایت ہی خدمت وتواضع مین ساعی رہتے ہین۔ مگر افسوس کہ جو کام اِن کے سپرد کیا گیا ہے اوس سے دل چُراتے ہین۔ اسکی حکمت خدا جانے۔ پنجم مولوی سید محمد شفیع صاحب بھرتھوی۔ یہہ صاحب اخلاق واہل درد تھے افسوس کہ یہہ انتقال فرماگئے۔ اللّٰھم اغفرہ والرحمۃ ✣

(۴۷) بخشدے مان باپ میرو اور محبؔ اقربا ✣ جملہ شہدائے حُسَین وکربلا کیواسطے

فایدہ۔ ہر اک انسان کو لازم ہے کہ اپنے والدین شریفین کی اتباع ومحبت وشکر گذاری مین دم

معروف ہے۔ کیونکہ ماں باپ کی نافرمان وعاق کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ اسی واسطے قرآن احادیث مین کئی مقامات پر بعد از خدا کے والدین کو مقدم رکھا گیا ہے۔ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا۔ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ ۔ یعنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اونکی شکر گذاری کرو۔ اور یون کہو کہ اے رب ہماری بخش ہمکو اور ہمارے والدین کو اور ہمارے سے پہلے ایمانداروں کو۔ ہمارے حضرات اہل کشمیر کی مسلمانوں مین جو فاتحہ خوانی کی رسم ہے انہی آیات کا نتیجہ ہے۔ یعنے جو حکم ہمکو کیا گیا ہے اوس سے یہہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ بعض کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوا ور والدین اوس پر غصہ کرکے مر گئے ہون تو اگر اون کو بعد مرنے کے راضی وخوشنود کرنا چاہتا ہے تو ہر روز دو نفل بہ نیت رَضَاءُ الۡوَالِدَیۡنِ۔ پڑھے۔ اور ہر رکعت مین بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار پڑھکر سوسو بار یہہ آیتہ کریمہ اون مین رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ پڑھکر اسکا ثواب بروح والدین واقربا کے بخشدیا کرے۔ خدا اونکو اوس فاتحہ خوان کے سبب راضی کر دیگا اور قیامت مین والدین کو فرمان بردار ثابت ہوگا۔ یہہ عمل ہر دم ہی جائز توہے مگر رات کو بہر حال بہتر ہے۔ دوست واقربا کو دعا و فاتحہ خوانی مین شامل کر لینا ایک تو علامت ایمان ہے دوسرا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ تیسرے سب لوگون سے بہتر ہونے کی دلیل ہے۔ خَیۡرُ النَّاسِ مَنۡ یَّنۡفَعُ النَّاسَ ۔ اللّٰہُ فِیۡ عَوۡنِ الۡعَبۡدِ مَادَامَ الۡعَبۡدُ فِیۡ عَوۡنِ اَخِیۡہِ ۔ الحدیث +

(۴۳) عاجز مسکین کو یارب دے جزا خیر یون + خیر دنیا خیر دین خیر الورا کیواسطے

فایدہ۔ الحمد للہ کہ ابتدا بھی آپ ہی کے نام سے ہوا اور اختتام بھی آپ ہی یعنے حضرت سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ہوا۔ اس عاجز مولف شجرہ طیبہ ہذا کا نام والدین مرحومین نے خیر شاہ وخیر الدین رکھا تھا۔ اور مینے اسکے علاوہ اپنے تالیفات ومکتوبات مین محبوب احمد رکھا اور وجہ اس نام کی یہہ ہوئی کہ اکثر اشخاص سادہ خیال بوجہ لفظ شاہ کے اس مولف کو سادات سے سمجھنے لگے اور بعض خطوط بھی آتے رہے کہ جنیر سید خیر شاہ

لکھا ہوا تھا لہذا چونکہ یہہ غلطی تھی اور اگر مین خاموش رہتا تو گنہگار ہوتا لہذا یہہ نام عجی عجوبہ رکھا - بندہ کی جائے سکونت وولادت بلدہ امرت سر ہے - آباء واجداد اصل مین تو وطن کشمیر کے تھے پھر بوجہ تجارت کاروبار امرت سر آکر مقیم ہوئے - اور یہین پر تمام عمر بسر کر کے راہی ملک بقا ہوئے - بندہ نے اول قران مجید وبعض کتب فارسیہ اپنے والد مرحوم سے پڑہین - بعد ازان کچہہ ترجمہ فرقان حمید اور کتب صرف ونحو وفقہ جناب مولانا بالفضل اولنا حضرت مفتی شہید مولوی غلام رسول صاحب قاسمی حنفی نقشبندی کشمیری علیہ الرحمۃ سے پڑہین - اور دیگر بعض کتب مختلف بزرگون سے پڑہین بندہ اسی اشتیاق مین تھا کہ والدین مرحومین اس دار فانی سے انتقال فرما کر دار البقا کیطرف منتقل ہوئے -

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ط

چونکہ اس قسم کے صدمات متواتر وقوع مین آئے تو طبیعت کو ایک عجیب اضطراب وقلق پیدا ہوا - اور ہمیشہ دل پر غم والم کے آثار نمودار ہوتے تھے - بیچینی کی حالت اکثر رہتی تھی - انہی ایام مین جناب فیضمآب حضرت قبلہ وکعبہ حافظ حاجی صوفی سید مولوی جماعت علیشاہ صاحب علی پوری حنفی نقشبندی مجددی نوری مدظلہ امرت سر تشریف لائے - لوگ یوماً فیوماً مستفیض ومرید ہوتے گئے - بندہ حسب دستور خاندان آبائی ماہ رجب ستائیوین شب معراج ۱۳۰۹ھ مین بخدمت اقدس حضرت شاہ صاحب حاضر ہوکر سلسلہ مقدسہ نقشبندیہ تیراہیہ رضوان اللہ علیہم مین داخل ہوا - الحمد للہ کہ اس احقر کو آپنے قبول فرمایا - ع بدین کالائے پر عیبم بدیدی وخریداری ؛ کئی برس تک تو حضرت شاہ صاحب کی قدم بوسی وہمرکابی مین دیہات وجنگلات ضلع سیالکوٹ وگجرات - جالندہر وقصور و لائل پور وغیرہ کی سیر سیاحت کی بعد ازان دل مین خیال پیدا ہوا کہ انسان اگرچہ گناہون کا پتلہ اور برائیون کا مجموعہ ہے - مگر ہمدردی وخیر خواہی خلق اللہ بھی اسی کا حصہ ہے - اور انسان سے اگر اور کوئی عمل عمدہ نہو سکے تو ہمدردی بنی نوع کی بھی خاصہ عمل ہے - پس بدین خیال باوجود اپنی کم علمی کے تصنیف وتالیف کو احسن الاعمال خیال کر کے تحریر وتقریر مین دست اندازی کی حالانکہ یہہ کام میری لیاقت وطاقت سے بہت بڑہکر تھا مگر بامداد پیران طریقت کتب مفصلہ ذیل وقتاً فوقتاً طبع کرا کر خالصاً للہ تقسیم کرائے گئین اور کچھہ تصنیفات تیار بھی ہین اگر کوئی محب اسلام ہو تو تیار شدہ کو طبع کرا کر تقسیم کرا دے تو زہے خوش قسمتی -

۱ رسالہ فتح اسلام موضع دھرک ۱۳۱۴ھ ماہ رمضان مین ایک مناظرہ ڈاکٹر ہنری ودیگر پادریون

کے ساتھ ہوا تھا جسمین اہل اسلام کو غلبہ و فتح حاصل ہوئی اور عیسائیون کو سخت شکست ہوئی۔ یہ رسالہ وقف فی اللہ تقسیم ہوا تھا۔

رسالہ الفرقان بین الحق والبطلان ۱۳۱۷ھ اسمین غیرمقلدین نے دربارہ مولود شریف خشند تنازع اٹھایا تھا تو انکے اعتراضات کا جواب کامل ہے اور مولود شریف کا جواز ادلۂ شرعیہ سے ثابت کیا گیا ہے جسکا جواب تاحال کسی غیرمقلد سے نہو سکا۔

رسالہ ضرب شدید بر جگر منکر التقلید۔ اس رسالہ مین ثبوت تقلید کے دلائل عقلی و نقلی ایسے طریق سے مندرج ہین کہ ہندو پنجاب کے غیرمقلدین اسکے جواب سے عاجز ہوگئے۔ اسمین ایک تو وہ مناظرہ ہے جو سنہ ۱۳۲۰ھ ماہ جمادی الاول مین موضع ویرکا تحصیل رعیہ مین غیرمقلدین کے ساتھ ہوا تھا اور سرگروہ غیرمقلدین کا فرار ہو جانا اور اہل سنت مقلدین کا فتحیاب ہونا اور تمام تحصیل رعیہ کے لوگون کا غیرمقلدین سے متنفر ہو جانا وغیرہ بخوبی مندرج ہے۔ دوسرا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری غیرمقلد کے رسالہ اہلحدیث کے نمبر کا جواب کامل ہے۔ یہ رسالہ بھی مفت دیا گیا تھا۔

رسالہ سیف رحمانی بر دشمن شاہ جیلانی۔ اس رسالہ مین وظیفہ شیئاً للہ پڑھنے کا جواز اور مخالفین کے اعتراضات کا مختصر جواب ہے۔ یہ رسالہ بھی مفت تقسیم ہوگیا تھا۔

رسالہ ہدیۂ خیریہ در بیان انوار احمدیہ۔ اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور الٰہی سے پیدا ہونا باقی مخلوق کا نور محمدیہ سے پیدا ہونا ادلۂ سمعیہ و براہین قطعیہ سے ثابت کیا گیا ہے کوئی جگہ اعتراض کی باقی نہین رہی۔ یہ رسالہ بھی وقف کیا گیا ہے۔

رسالہ احسن الکلام فی حیات مسیح علیہ السلام۔ اگرچہ اس سے پہلے صدہا رسائل حیات مسیح کے متعلق چھپ چکے ہین مگر یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اسکی طرز تحریر صورت بیانیہ ہی عجیب ہے۔ اسمین حیات مسیح علیہ السلام کو دلائل عقلی نقلی اور مرزا جی کے اعتراضات کا جواب اور دیگر سوالات کے جوابات اور خضر علیہ السلام کی حیاتی کا ثبوت کتب معتبرہ اہل سنت سے اور علماء حرمین شریفین کا فتوی تکفیر مرزا کے حق میں اور عقائد مرزائیہ کا بیان اور انکے جھوٹ و بے ہودگی تفصیل اور مہدی علیہ السلام کا خروج اور دجال کے ظہور کی بحث اور نزول مسیح وغیرہ کی تحقیق نہایت کافی طور پر درج کیگئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب ایسی ہے کہ اسکے بعد کسی اور کتاب کی دیکھنے کی ضرورت نہین۔ اگر ایک طالبعلم بھی یاد کرلے تو کل مرزائیون پر غالب ہوگا۔ یہ کتاب تاحال طبع کی محتاج ہے اگر کوئی باہمت باغیرت مسلمان چھپوا کر فی اللہ تقسیم کردے تو اسکے زہے نصیب۔

رسالہ رجم الشیاطین بحکم احکم الحاکمین۔ یہ پادریون کے اعتراضات کا جواب ہے۔ اسمین تحقیقی و الزامی جوابات

ہین اور کثرت ازدواجی و جہاد اسلامی و تعلیم مسیحی و تثلیث و کفارہ وغیرہ کی مفصل بحث ہے عیسائیون کو ہر ایک مسئلہ مین عمدہ زک دیگئی ہے۔ یہ بھی تا حال طبع نہین ہوا۔ اگر کوئی ہمدرد اسلام و حامی دین چھپوا کر وقف کر دے تو قیامت کو درجات پاوے۔ +

رسالہ لکچر پردہ۔ اسمین مخالفین اسلام کے اعتراضات جو مسلمانون کے پردہ مروجہ پر کئے جاتے ہین عمدہ جوابات ہین اور نیز علمار کرام مثل مولانا مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی اور مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ کے فتاوی ہین بلکہ بعض دیوثون بے غیرتون کو غیرت و عبرت دلانے کی غرض سے چند مدبر عاقبت اندیش ہندوؤن کی تقریرین بھی مندرج ہین۔ یہ رسالہ اہل اسلام کو نہایت ہی مفید ہے مگر افسوس کہ تا حال مسودہ تیار ہے کوئی صورت چھپنے کی نہین اگر کوئی چھپا دے تو بہت ہی بہتر ہے۔ +

رسالہ صمصام صمدیہ علے اعداء نقشبندیہ۔ اسمین چند مسائل کی تحقیق ہے جو کہ اہل ایمان کو واسطے ازحد مفید ہو۔ ناظرین پڑھکر لطف اٹھاوینگے۔ ابھی غیر مطبوع ہے۔

رسالہ گلزار علی پور۔ اس رسالہ مین ہمارے خاندان نقشبندیہ تیراہیہ کی بزرگون کے حالات ہین یہ ابتدا مین تو عبد الحکیم تاجر کتب مال بازار نے از خود چھپکر بقیمت ۴؍ فروخت کیا تھا۔ اب دوبارہ ضرورت پڑی تو اسمین پہلے سے دو حصہ زیادہ اور مضامین بھرے ہوئی ہین۔ اسکا نام فیضان علی پور رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم و رحیم اپنے فضل و کرم سے بطفیل حضرات اہل اللہ اسکو قبول فرماوے اور سامعین و حافظین و ناظرین کو مستفیض و متمتع کرے۔ آمین! آمین!! آمین!!! پاک پروردگار ارحم الراحمین اکرم الاکرمین سے التجا ہے کہ سب مسلمانون کا خاتمہ ساتھ ایمان کامل کے کرے۔ اور سب مسلمانون کو اپنے حبیب پاک اور اولیاء صالحین کی محبت عطا فرماوے آمین۔ اللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ لَكَ +

تمام شد در ماہ محرم سنہ ۱۳۲۳ھ

مؤلفہ خادم خادمان حضرت شاہ صاحب علی پوری مدظلہ یعنے فقیر محبوب احمد المعروف عاجز خضر شاہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ بحق حبیبہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام +